



قسط 12 سے 21

"ایسے کیسے منع کر سکتے ہیں وہ لوگ ہمیں؟ ---- آفتاب بھائی تو بڑی عزت دیتے ہیں آپکو۔۔۔ اور اب ایسے جھٹ سے منع کر دیا۔ ذرا لحاظ نا کیا انہوں نے آپکا۔۔۔۔"

نائیمہ لاونچ من بیٹھی ہوئی منہ پھلائے نیاز سے شکایتیں کر رہی تھی۔

"ہو سکتا ہے۔ اس نے اپنی بیٹی کے لیئے کچھ اور سوچ رکھا ہو۔۔۔ ورنہ مجھے پتہ ہے آفتاب بلا وجہ کبھی منع نا کرتا۔ کوئی وجہ ہے تب ہی اس نے منع کیا ہے۔۔۔۔۔"

نیاز ابھی تک آفتاب سے بدگمان نہیں ہوا تھا

"رہنے دیں۔ ایسی بھی کیا مجبوری کہ اتنے سالوں کی دوستی کا بھی لحاظ نا کیا۔۔۔۔۔"

نائیمہ ناک سے مکھی اڑاتی بولی

"اسکو پورا حق ہے اپنی بیٹی کے بارے میں فیصلہ کرنے کا۔۔۔۔ اور اس وجہ سے میں ہر گز اس سے دوستی نہیں توڑ سکتا۔ بس آئندہ سے اس گھر میں یہ ذکر دوبارہ نہیں ہوگا۔۔۔۔۔"

نیاز آئل لہجے میں کہتا ہوا وہاں سے چلا گیا

"امی شاید ذمیل مان جائے۔۔۔ میرے خیال سے ابھی س نے غصے میں یہ فیصلہ کیا ہے۔۔۔۔۔"

پری نائیمہ کے ساتھ بیٹھتی ہوئی بولی

"اب اسکے ماننے یا نماننے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔ بس مجھے نہیں کرنا اب ہمایوں کا
رشتہ اس لڑکی کے ساتھ۔۔۔۔"

نائیمہ بھی اپنا فیصلہ سنا چکی تھی
"لیکن بھائی اسکو پسند کرتے ہیں۔۔۔۔۔"

پری نے آخری کوشش کی
"میں اس لڑکی سے بھی کئی زیادہ خوبصورت لڑکی لاؤں گی اپنے ہمایوں کے لیئے۔ دیکھنا
کیسے بھول جاتا ہے اس لومڑی کو۔۔۔۔۔"

نائیمہ سر جھٹکتے ہوئے بولی اور ایک گہرا سانس لیتی ہوئی خاموش ہو گئی۔ کچھ بھی ہو پری
کو ذیل عزیز تھی۔ وہ اسکی دوست تھی۔ اور اسکو اپنے بھائی سے بھی محبت تھی۔ وہ
ذیل کو اپنے بھائی کے ساتھ ہی دیکھنا چاہتی تھی



ہمایوں غصے میں ڈرائو کر رہا تھا۔ اسکا چہرہ لال ہو چکا تھا غصے سے۔۔۔ وہ زمیل کو پسند کرتا تھا اور اس نے عزت سے رشتہ بھیجا تھا پر زمیل نے انکار کر دیا۔۔۔ اب ہمایوں کو غلطی صرف اپنی ہی نظر آرہی تھی کہ اسکو پہلے زمیل سے پوچھ تو لینا چاہیئے تھا اور دوسرے طرف غصہ بھی تھا اپنی رتبیکشن کا۔۔۔۔۔

اس نے ایک جگہ گاڑی روکی، ڈیش بورڈ پر پڑا اپنا فون اٹھایا۔ اور جلدی سے ایک نمبر ملا کر موبائل کان پر رکھا

تین بیلز کے بعد کال اٹھائی جا چکی تھی

"زمیل؟۔۔۔۔"

ہمایوں بولا

"کون۔۔۔۔" زمیل کے لیے یہ نمبر نیا تھا

"رشتے کے لیے انکار کیوں کر دیا۔ ایک بار سوچ ہی لیتی۔۔۔۔۔"

ہمایوں غصہ دباتا ہوا بولا

"آپ چاہتے کیا ہیں آخر؟۔۔۔۔۔"

زمیل بری طرح اکتائی اسکی آواز سن کر

"تمہارا ہاتھ۔۔۔۔۔" ہمایوں دہیمے سے مسکراتا ہوا

"کون سے گال پر؟-----"

زویل بھی بڑے ٹہرے ہوئے لہجے میں بولی

"اپنے ہاتھ میں تمہارا ہاتھ چاہیئے-----"

ہمایوں سنجیدہ ہوا

"آپکو شرم آنی چاہیئے - میں نے انکار کر دیا تو بات ختم نا—کیا ضرورت تھی اب مجھے فون

کرنے کی۔۔۔"

زویل کا پارا ہائے ہو گیا اسکی یہ بات سن کر

"تم سے انکار کی وجہ پوچھنے کے لیئے کی ہے کال۔۔۔۔"

"انکار کی وجہ یہ ہے کہ میں آپ سے شادی نہیں کرنا چاہتی۔۔۔"

زویل غصے سے پھٹ پڑی تھی

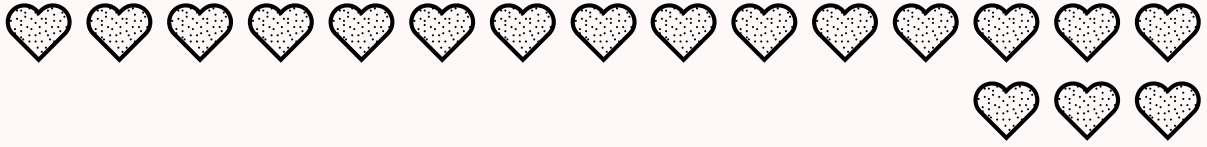
"ایک بار سوچ تو لیتی زویل—میں نے شرافت سے رشتہ بھیجا وہ تمہیں پسند نہیں آیا۔

اب میں بددashi پر اتر آیا تو مجھے معیار مت دینا۔۔۔۔۔"

ہمایوں نے یہ کہہ کر کال کاٹ ڈی اور زویل فون کو گھورتی رہ گئی

"آیا بڑا۔۔۔"

زئیل نے اسکو ہلکا لیتے ہوئے اسکی بات کو نظر انداز کر دیا پر زئیل یہ نہیں جانتی تھی کہ وہ واقعی میں بد معاشی پر اثر سکتا ہے



پری نے نایاب کے روم کا اے سی تو خراب کر دیا تھا پر اب بدلے میں نایاب کو پری ہی کے روم میں سونا پڑا تھا نیاز کے کہنے پر۔۔۔۔ یعنی پری نے اپنے پیر پر خود ہی کلہاڑی ماری تھی۔۔۔۔

پری گہری نیند میں تھی جب کہ نایاب کو کمر تبدیل ہونے کی وجہ سے نیند نہیں آ رہی تھی

وہ بیڈ پر بیٹھی اکتا رہی تھی۔ اسکا منہ جو بند تھا اتنی دیر۔ اسکا دل چاہ رہا تھا وہ اٹھ کر بات کرے کسی کی۔۔۔

اس نے پری کی طرف دیکھا

"پری پری۔۔۔ سو تو نہیں رہی؟۔۔۔۔"

نایاب اسکو کندھوں سے جھنجھوڑتی بولی اور بری طرح جھنجھوڑنے پر پری کی آنکھ کھلی۔۔۔ وہ غصے سے نایاب کو ہی دیکھ رہی تھی

"سو تو نہیں رہی تھی نا۔۔۔؟"

نایاب نے پوچھا—پری نے جواباً اُس کے بازو پر زور سے چٹکی کاٹی۔۔۔ جس پر نایاب کہرا کر اسکو گھورنے لگی اسکو لگا پری میں جن ون گھس گیا ہے

"زیادہ درد تو نہیں ہونا؟۔۔۔"

پری نے بھی نایاب کے انداز سے ہی پوچھا

"ہیں؟۔۔۔"

نایاب آنکھیں پھاڑے پری کو دیکھے گئی

"جو لوگ مجھے جگانے کے بعد پوچھتے ہیں—سو تو نہیں ہی—دل کرتا ہے ان کو ایک چھیڑ مار کر پوچھوں—زیادہ لگی تو نہیں۔۔۔ اور شکر کرو تمہیں صرف چٹکی ہی کاٹی ہے۔۔۔"

۔

پری لب سکڑتی بولی اور پھر سے لاحاف اوڑے سونے کی تیاری کرنے لگی

"پری مجھے نیند نہیں آرہی۔۔۔۔۔"

نایاب نے بیچاگی سے کہا

"تو میں کیا کروں نایاب۔۔۔ تمہیں نیند نہیں آرہی تو نا آئے لیکن مجھے بہت نیند آرہی ہے
۔۔۔۔"

پری چادر سر تک تانے سونے لگی

"پری تم نے اسائیمنٹ بنایا؟۔۔۔۔"

ناياب بهانے ڈھونڈنے لگی کہ پری اسکی باتوں پر غور کر کہ اس سے باتیں کرنے لگ
جائے۔ کیوں کہ اس وقت نایاب کے منہ میں کافی کھجلی ہو رہی تھی اور اسکو بات کرنی
ہی تھی کسی سے۔۔۔ پری اسکے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے اسی طرح سوئی رہی۔۔۔
کچھ دیر خاموشی چھائی رہی

"پری نوفل تمہیں اچھا لگتا ہے؟۔۔۔۔"

ناياب کی آنکھوں میں شرارت امد آئی۔ وہ جانتی تھی پری اس سوال کو انور نہیں کر
سکتی۔ پری نے جھٹ سے اپنی آنکھیں کھولیں۔ اور ایک سیکنڈ کے اندر پری اٹھ بیٹھی

"تم سے یہ کس نے کہا؟۔۔۔۔"

پری حیران ہوتی ہوئی بولی

"تم اور وہ جس طرح ایک دوسرے سے بات کر رہے تھے مجھے اندازہ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔"

ناياب کندھے اچکائے بولی

"دماغ خراب ہو گیا ہے کیا—ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔"

پری نے نظریں چراتے ہوئے کہا

"مجھے تو کچھ ایسا ہی لگ رہا ہے۔۔۔"

نایاب مسکراہٹ دبائے بولی

"بہار میں جاؤ نایاب۔۔۔"

پری نے اسکو آنکھیں دکھائیں

"ویلے وہ تھوڑا بدتمیز ہے پر تمہارے ساتھ سوٹ کرے گا۔۔۔ کیوں کہ تم بھی تھوڑی

بدتمیز ہی ہو۔۔۔۔۔"

نایاب اسکو فل چڑانے کے موڈ میں تھی آج

"نایاب بکو مت۔۔۔۔"

پری خود کو نارمل ظاہر کرنے لگی

"میں نا کیا کہہ رہی تھی کہ کارڈ پر لکھوانا۔۔۔ بدتمیز ویڈس ڈبل بدتمیز—ہائے کتنا مزہ آئے

گا نا۔۔۔۔"

نایاب اچھلتی ہوئی بولی—اور اسکی بات سن کر پری کا چہرہ لال پڑ گیا—شرم سے

"اللہ ایسا کچھ نہیں ہے — سَر مت کہا۔۔۔ چُپ کر کے سونا ہے تو سو جاو — ورنہ دفعہ ہو جاؤ میرے کمرے سے۔۔۔۔"

پری اپنی جھنپ مٹاتی ہوئی غصے سے بولی

"یار غصہ مت ہو — اور چلو اچھا ہوا تمہارا اور اسکا کچھ نہیں ہے۔ بس پھر میں لائن مارنا شروع کردوں نا اس پر۔۔۔۔"

نایاب خوش ہوتی ہوئی بولی۔ نایاب کا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا وہ بس پری سے سچ اگلوانا چاہتی تھی

"سوچنا بھی مت — قتل کردوں گی تمہارا۔۔۔۔"

پری نے جھٹ سے اسکو وارن کیا

"اوہو۔ بات قتل تک آگئی — واہ بہئی — مطلب کرتی ہونا اسکو پسند۔۔۔۔۔"

نایاب کو یہ ہی جاننا تھا اور وہ جان چکی تھی

"ہاں بھئی — پسند ہے تو ہے — اچھا لگتا ہے وہ مجھے بس۔۔۔۔"

پری آخر اکتاہٹ میں بول گئی — اور نایاب اُس کے الفاظ سن کر حیرانگی سے اسکو دیکھے گئی — پری کو اور عجیب لگنے لگا

"لے جائیں گے — لے جائیں گے — دل والے دہنیاں لے جائیں گے۔۔۔۔"

نایاب بیڈ پر کھڑے ہو کر بھنگڑا ڈالنا شروع ہو گئی اور پری کو آخر ہنسی آگئی وہ زور زور سے
ہنسنے لگی تھی

"نایاب اب کیا پورے گھر کو بتاؤ گی تم؟ ----"

پری اسکو دوپٹے سے کھینچتے ہوئی ہنسنے کے درمیان بولی

"- چپ کرو مجھے پریکٹس کرنے دو تمہاری شادی پہ ایسا بھنگڑا ڈالوں گی ناکہ یاد رکھیں
گے سب ----"

نایاب اچھل کر بیڈ پر بیٹھی ہوئی بولی

"بس بس - اسٹاپ لگاؤ - تمہاری ٹرین تو آگے ہی بڑھتی جا رہی ہے - یہ محبت بس ون
سائیڈ ہے - نوفل کو تو اس کا اندازہ ہی نہیں ابھی تک ----"

پری افسردگی سے بولی - نایاب کی فریڈل نیچر پری کو مجبور کر گئی تھی اس سے بات شیئر
کرنے پر - وہ اپنی باتیں نایاب سے شیئر کرنے لگی تھی اور اس کا اندازہ پری اور نایاب
دونوں کو ہی نہیں ہوا

"واٹ؟ مطلب - تم نے ابھی تک اسکو کچھ نہیں بتایا - تم پاگل ہو پری؟ پسند کرتی
ہو تو بتا دو نایاب - ----"

نایاب کے تو مانو سپنے ہی ٹوٹنے لگے تھے

"کیا پتہ وہ میرے لیے ویسی فیلنگس نارکھتا ہو۔"

پری شانے اچکاتے بولی

"کیا پتہ وہ تمہارے بولے کا ہی ویٹ کر رہا ہو۔۔۔ اس دن تو تمہاری بڑی تعریفیں کر رہا

تمہا میرے ساتھ کہ پری اتنی مینڈ ہے یہ وہ۔۔۔"

نایاب اپنی بیعزتی گول کر کہ باقی سب پری کو بتاتے گئی

"واقعی؟۔۔۔"

پری کو خوشگوار حیرت ہوئی

"ہاں نا۔"

اور وہ تقریباً ساری رات ہی ایک دوسرے سے باتیں کرنے لگیں اور باتیں کرتے کرتے

کب ان کو نیند آگئی ان دونوں کو اندازہ نا ہوا



احرار گارڈن میں بیٹھا ہوا پری کی بچپن کی تصویر دیکھ رہا تھا—ٹھنڈی ہوا سے اسکے بال اڑ رہے تھے—وہ گرے شرٹ اور بلیک پینٹ میں ملبوس گارڈن میں موجود کرسی پر بیٹھا ہوا تھا

"میں تمہیں کبھی حاصل نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔ یہ میں جانتا ہوں—پر یہ بھی سچ ہے کہ تم سے محبت کرنا نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔۔۔"

احرار اس تصویر میں جیسے کہیں کھویا ہوا بول رہا تھا اسکو یاد ہے جب پری بڑی ہوتی گئی اور بڑی ہونے کے ساتھ ساتھ خوبصورت بھی۔ پری کا برتہ ڈے تھا—جب وہ سولہ سال کی ہوئی تھی اس نے گلابی رنگ کا پیروں تک آئنائٹ کا فروک پہنا ہوا تھا—بال کھلے ہوئے اور سر پر شہزادیوں کی طرح چاندی کا چمکتا ہوا تاج پہنے اترا کر گہوم رہی تھی

احرار بیس سال کا تھا اور سارے گھر میں اسکے آگے پیچھے گہوم رہا تھا—پری نے احرار کو ایسا کرتے ہوئے دیکھ لیا تھا

"مجھے پتہ ہے تم پردے کے پیچھے چہے ہوئے ہو۔۔۔۔۔"

پری نے دیکھ لیا تھا احرار کو پردے کے پیچھے چھپتے ہوئے۔ احرار شرافت سے پردے سے نکل کر اسکے سامنے کھڑا ہو گیا۔

"میرا پیچھا کیوں کر رہے تھے؟ ----"

پری غصے سے بولی

"میں تمہارا پیچھا نہیں کر رہا تھا----"

احرار اسکی خوبصورت آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا

"میرا گاؤں پکڑ کر چلو—ویسے بالکل جیسے شہزادیوں کا پکڑ کر چلتے ہیں----"

پری نے اسکو حکم دیا—اور احرار اسکو چونک کر دیکھنے لگا

"پکڑو بھی—"

پری نے اسکو چپ دیکھا تو پھر سے بولی—

احرار نے پیچھے سے اسکے گاؤں کی نیٹ جو کہ کافی زیادہ لمبی تھی اور فرش پر نیچی ہوئی تھی، اسکو دونوں کونوں سے پکڑ کر چلنے لگا—احرار کو وہ لمحہ سوچ کر کافی ہنسی آئی—پر ہنسی تلخ تھی—

"وہ شہزادی ہی تو ہے—محلوں میں رہنے والی شہزادی—اور میں ایک ڈرائیور کا بیٹا—

جسکی پری کی نظر میں شاید کافی زیادہ کم اہمیت ہے-----"

احرار اس تصویر پر نظریں جمائے بولا

اچانک کسی نے اسکے ہاتھ سے وہ تصویر چھینی۔ احرار نے چونک کر سر اٹھایا تو نایاب کے ہاتھ میں پری کی تصویر تھی۔۔۔ پر نایاب نے ابھی تصویر دیکھی نہیں تھی وہ ہاتھ میں تصویر پکڑے شرارت سے احرار کو ہی دیکھ رہی تھی

"واہ احرار—کسکی تصویر دیکھ کر اتنا مسکرایا جا رہا ہے۔۔۔۔"

نایاب کے بولنے پر احرار کمرسی سے اٹھ کھڑا ہوا

"نایاب مجھے وہ تصویر واپس کرو۔۔۔۔"

احرار غصہ ضبط کیے بولا

"نہیں نہیں۔ پہلے دیکھوں تو نایہ ہے کون۔۔۔"

نایاب یہ کہہ کر بھاگنے لگی

احرار بھی اسکے پیچھے بھاگا۔ دو قدم بھاگے پر احرار نے سختی سے اسکا بازو پکڑ کر سامنے دیوار سے لگایا

نایاب کو احرار کی انگلیاں اپنے بازو میں دبستی ہوئی محسوس ہوئیں۔ وہ آنکھیں پھاڑے اپنے اتنے پاس کھڑے احرار کو دیکھ رہی تھی

"تصویر واپس کرو نایاب۔۔۔۔"

احرار کا لہجہ چٹانوں جیسا سخت لگا نایاب کو—اسکو ڈر لگنے لگا۔ وہ احرار کو اس طرح پہلی بار دیکھ رہی تھی—اور اس نے چُپ چاپ وہ تصویر احرار کے حوالے کردی

احرار تصویر لیئے اسکو جیب میں رکھتا ہوا پیچھے ہٹا

"سوری—لیکن ہر کسی کے ایک پرائیویسی ہوتی ہے—خیال کیا کرو نایاب-----"

احرار یہ کہتا ہوا وہاں سے جانے لگا

اور نایاب کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے—وہ کافی چنچل تو تھی ہی پر اندر سے کافی زیادہ نرم مزاج کی تھی—اور احرار کو تو وہ دل میں بسائے بیٹھی تھی اسلیئے احرار کا لہجہ اسکو دکھ پھونچا گیا تھا



پری اور زیل نے یونی میں سارا دن بات نہیں کی تھی---کلاس میں بھی دونوں الگ الگ بیٹھی تھیں---اور اب کینٹین میں زیل دوسری ٹیبل پر تو پری دوسری پر تھی

ناياب کینٹین میں داخل ہوئی کہ تھوڑی دیر پری اور زیل سے باتیں کر لے پر اسکا منہ حیرت سے پھٹا کا پھٹا رہ گیا یہ دیکھ کر کہ پری اور زیل الگ الگ بیٹھی تھیں—ناياب فوراً پری کے پاس گئی

"زیل اکیلی کیوں بیٹھی ہے؟---"

پری نے نایاب کی آواز پر سر اٹھایا

"اس سے ہی جا کر پوچھ لو۔۔۔۔۔"

پری یہ کہتی ہوئی جوس پینے لگی

ناياب اسكو ديكھتی ہوئی زیل کی ٹیبل کی طرف گئی

"زیل - تمہارے اور پری کے بچ میں کیا ہوا ہے ؟ --"

ناياب اب زیل سے پوچھ رہی تھی

"یہ تم پریسے سے ہی پوچھو۔ اسكو زیادہ بہتر معلوم ہے۔۔۔۔۔"

ناياب زیل کی طرف سے بھی ایسا جواب سن کر حیران ہوئی۔۔ اسكو کچھ گڑبڑ محسوس ہونے لگی

"یار تم بتاؤ نا۔۔۔ پری کہہ رہی ہے تم سے پوچھو۔ تم کہہ رہی ہو پری سے پوچھو۔ چلو

مجھے بتاؤ شاباش۔۔۔۔۔"

ناياب کرسی پر بیٹھتی ہوئی ٹیبل پر زیل کے پڑے ہاتھ پر ہاتھ رکھتی بولی

"ناياب کل ہمایوں نے رشتہ بھیجا تھا۔ ورجب میں نے انکار کیا تو پتہ ہے کیا ہوا۔ پری

مجھ سے جھگڑ پڑی تھی۔۔۔۔۔ جو مجھے بہت برا لگا۔۔۔"

زئیل سے رہا نا گیا۔ تو وہ اپنی دل کی بات نایاب سے کر ہی بیٹھی۔

"ہاں ؟؟ یہ تو مجھے پتہ تھا انہوں نے رشتہ بھیجا ہے۔ پر اس سب میں تم دونوں کیوں پڑی ہو پاگل ہو۔۔۔۔"

نایاب کو کافی حیرت ہوئی۔ زئیل خاموش رہی۔ تو نایاب اٹھ کر اسکا ہاتھ پکڑت اسکو اٹھانے لگی

"چلو شرافت سے۔ ابھی تم دونوں کی صلح کرواتی ہوں۔ دیکھتی ہوں اس پری کی بچی کو بھی۔۔۔۔"

نایاب زئیل کو ہاتھ سے پکڑے پری کی ٹیبل پر لے جانے لگی

"نہیں نایاب۔ چھوڑ میرا ہاتھ۔۔۔"

زئیل اسکو منع ہی کرتی رہ گئی پر نایاب اسکی کہاں سننے والی تھی

"اے پری پاگل ہو جو اتنی سی بات پر اپنی بیسٹ فرینڈ سے لڑ پری ہو۔۔۔"

نایاب اور زئیل اب پری کی ٹیبل کے سامنے کھڑی تھیں۔ جب نایاب نے پری سے کہا

"نایاب میں لڑی تھی؟۔۔۔ اتنی اگریشن میں فون کس نے کیا تھا؟ اور یہ کوئی چھوٹی بات نہیں تھی۔۔۔۔"

پری بھی بول پڑی

"پری اتنی کوئی بڑی بات بھی نہیں تھی وہ۔۔۔"

زئیل نے بھی بولنا شروع کیا

"رائیٹ—تمہارے لیے نہیں تھی—لیکن میرے لیے تھی۔۔۔۔ تم نے رتجکٹ کیا

رشتہ ٹھیک تھا—لیکن اسکے بعد تم نے بھائی کو برا بھلا کہنا بھی شروع کر دیا۔۔۔۔"

پری نے اپنا پوائنٹ رکھا

"ہاں—تمہارے بھائی کی ایسی حرکتوں پر بھی میں ان کو برا بھلا نہیں بلکہ انکی سلواتین

پڑھتی ہے

ن

ا

"۔۔۔خ

ابھی زئیل کے جواب پر پری بولے ہی والی تھی کے نایاب چلائی

"سٹاپ۔۔۔۔ سٹاپ۔۔۔۔ پاگل ہو دونوں؟؟؟ دونوں لڑ کے رہی ہو—یہ بات تم لوگ

آرام سے بیٹھ کر بھی حل کر سکتی ہو۔۔۔۔"

نایاب کبھی پری تو کبھی زیل کو دیکھتی ہوئی بولی جو بہو کے شیروں کی طرح ایک دوسرے کو دیکھ رہی تھیں

"نایاب اس سے کہ دو کہ مجھے اس کے ساتھ اب کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔ اور نا ہی اس کے ساتھ بیٹھ کر مسئلہ حل کرنا ہے۔"

زیل نایاب سے بولی

"اور نایاب اسکو یہ بھی بتادو کہ یہ اس لائق ہے ہی نہیں کے پریسہ نیاز اس کے ساتھ بیٹھے۔۔۔"

پری بھی نایاب سے بولی

اور دونوں اپنا اپنا بیگ اٹھائے پر پختی ہوئی کینٹین سے باہر چلی گئیں۔ اور نایاب وہیں سر ہاتھوں میں تھامے بیٹھ گئی۔



"اے سی آن کردو۔۔۔۔۔"

زئیل گاڑی میں بیٹھی گھر جا رہی تھی اور گرمی کے احساس سے ڈرائیور سے بولی—جب دو منٹ بعد زئیل نے دیکھا کہ ڈرائیور نے اے سی آن نہیں کی تو موبائل سے نظریں ہٹائے اسکو دیکھنے لگی

"سنائی نہیں دیا؟ میں نے کہا اے سی آن کرو۔۔۔۔۔"

زئیل کے دوبارہ کہنے پر ڈرائیور نے اے سی آن کر دی

"گاڑی بہت سلو چلا رہے ہو—سپیڈ دو—مجھے جلدی گھر پھونچنا ہے—"

زئیل کہہ کر پھر سے موبائل میں مصروف ہو گئی

"ہر چیز میں اتنی جلدی کرنا اچھا نہیں ہوتا۔۔۔۔۔"

زئیل نے ڈرائیور کے کہنے پر ستر اٹھا کر اسکی طرف دیکھا—یہ لہجہ اسکے ڈرائیور کا نہیں تھا—اور نا ہی یہ آواز—زئیل کو دے سکندز گے یہ آواز پہچاننے میں—

"ہمایوں؟۔۔۔"

زئیل زیر لب بولی

"واہ میری آواز سے ہی مجھے پہچان لیا۔۔۔۔۔"

ہمایوں نے ڈرائیو کرتے ہوئے پیچھے زیال کو دیکھا

"آپ یہاں کسے؟ میں کہتی ہوں ابھی کے ابھی مجھے اتاریں گاڑی سے۔۔۔۔۔"

زیل اسکو یوں گاڑی میں دیکھ کر خوفزدہ ہوگئی

"اور میں تمہاری بات کیوں مانوں؟۔۔۔۔۔"

ہمایوں سنجیدہ تھا

"ہمایوں دیکھیں۔ میں گھر فون کردوں گی۔۔۔ اور ابو کو سب بتا دوں گی۔۔۔ پلیز آپ اتر

جائیں گاڑی سے۔۔۔۔۔"

زیل نے اسکو دھمکانا چاہا۔

"اگر تم نے ایسا کچھ بھی کیا تو میں وہ کرنے پر مجبور ہو جاؤں گا جو میں ابھی کرنے کا

ارادہ نہیں رکھتا۔۔۔ ظاہر سی بات ہے انکل کو بھی پھونچنے میں ٹائم تو گئے گا ہی۔۔۔۔۔"

ہمایوں کی یہ بات سن کر اے سی میں بھی زیل کے پسینے چھوٹنے لگے

"آپ مجھے کہاں لے جا رہے ہیں؟ پلیز مجھے میرے گھر چھوڑ دیں۔۔۔۔۔"

زیل کی آنکھیں نم ہو گئے تھیں۔ اسکو ہر حال میں اب گھر پھونچنا تھا

"چھوڑ دوں گا ڈارلنگ۔۔۔ پر ابھی نہیں۔۔۔۔۔"

ہمایوں نے تحمل سے جواب دیا

"خدارا مجھے چھوڑ دیں پلیز—مجھے ڈر لگ رہا ہے—پلیز مجھے گھر پھونچا دیں۔۔۔۔"

زویل کی آواز گلے سے رندہی ہوئی نکلی—وہ رونا ضبط کیئے ہوئے تھی۔۔۔ وہ اسکے سامنے رو کر خود کو کمزور نہیں دکھانا چاہتی تھی۔ ہمایوں نے ایک جگہ گاڑی روکی اور اتر کر زویل کی سیٹ کی طرف آیا

"اترو۔۔۔۔"

وہ دروازہ کھول کر بولا

"میں نہیں اتروں گی—پلیز آپ مجھے گھر چھوڑ دیں—آپکو سنائی نہیں دے رہا کیا۔۔۔"

زویل کی آواز اس بار تھوڑی اونچی ہوئی۔ پر آنکھیں ابھی تک نم تھیں

ہمایوں نے ایک گہرا سانس لیا اور جھٹ سے زویل کو اپنی بانہوں میں اٹھا لیا—سب اتنا

جلدی ہوا کہ زویل کو مزاحمت کرنے کا موقع ہی نہیں ملا

"اتلریں مجھے۔۔۔ پلیز—آپ حد سے زیادہ بے شرم ہیں۔۔۔۔۔"

زویل نے اسکے سینے پر ملکوں کی بارش شروع کر دی

پر وہ خاموشی سے برداشت کرتا چپ چاپ اسکو ایک کمرے تک لایا اور بیڈ پر پھینکا—اسکے

بعد وہ دروازہ لاک کرنے لگا

"آپ مجھے یہاں کیوں لائیں ہیں؟ اور یہ دروازہ کیوں بند کر رہے ہیں۔ آپ کیا کرنے والے ہیں۔۔۔"

زویل گھبراہٹ میں بولتی گئی اور اٹھ کر دروازہ کھولنے کی کوشش کرنے لگی۔ ہمایوں نے اسکو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر دیوار سے لگایا۔ زویل کا ہلنا مشکل ہو گیا تھا

وہ خوفزدہ ہو کر ہمایوں کو دیکھ رہی تھی جو سنجیدگی سے اسی کو دیکھ رہا تھا

ہمایوں اسکی لت اپنی انگلی میں لپیٹا۔۔۔

"پلیز یہ گھٹیا حرکتیں مت کریں میرے ساتھ۔۔۔۔۔"

زویل کو کراہیت آنے لگی

"تمہیں میں یہاں کیوں لایا ہوں پتہ ہے؟۔۔"

ہمایوں اسکا ایک ہاتھ چھوڑ کر اسکو کمر سے پکڑے خود سے قریب کرتا ہوا

"کیوں؟۔۔۔۔۔" زویل اس سے اپنا آپ چھڑوانے کی کوشش کرتی بولی

"تم نے رشتے سے انکار کر دیا۔ اگر آج مان لیتی تو یہ سب نہ کرنا پڑتا۔۔۔۔۔ اب تو میرے

ارادے کچھ اور ہی ہیں۔۔۔

ہمایوں اسکی کمر پر اپنی گرفت اور مضبوط کرتا ہوا

"اتنا تو میں سمجھ چکی ہوں کہ آپ کے ارادے آپ ہی طرح گھٹیا ہوں گے۔۔۔۔"

زیال لہجے من نفرت سموئے بولی

"نہیں، ارادے میرے نیک ہیں۔۔۔ اگر تم مان جاو تو۔۔۔ ورنہ ایک ٹیڑھ راستہ بھی نکالا

ہے میں نے۔۔۔۔۔"

ہمایوں نے اس پر ترس کھاتے ہوئے اسکی کمر چھوڑی پر زیال کا ایک ہاتھ ابھی تک اسکے

ہاتھ میں ہی تھا

"کیا مطلب؟۔۔۔"

زیال کو اب خوف آنے لگا

"مطلب کہ نکاح کر لو مجھ سے۔۔۔۔۔۔۔"

ہمایوں اس بار مسکرایا

"ہرگز نہیں۔۔۔۔۔۔۔"

زیال اٹل رہی

"تم مجھے مجبور کر رہی ہو کچھ غلط کرنے پر۔۔۔۔۔"

ہمایوں اسکی طرف بڑھا اور اس سے پہلے زیال کچھ بولتی

ہمایوں نے اسکو بیڈ پر لٹا دیا اور اسکے پاس بیٹھا دونوں ہاتھوں سے اسکے ہاتھ تھم گیا
زئیل کی سانسیں تیز ہو گئے وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے ہمایوں کو دیکھ رہی تھی جو اس پر
جھکنے کو تھا

"یہ آپ کیا کر رہے ہیں—دور ہٹیں۔۔۔"

زئیل اپنا چہرہ دوسری طرف موڑتی ہوئی بولی
"میں تو سیدھی طرح نکاح پڑھا کر تمہیں گھر چھوڑنے کا ارادہ رکھتا تھا لیکن تم ہو کہ مان ہی
نہیں رہی—اب مجھے ہی تمہیں مجبور کرنا پڑے گا میری بیوی بننے پر۔۔۔۔"

ہمایوں یہ کہتا ہوا اس پر پھر جھکنے کو تھا

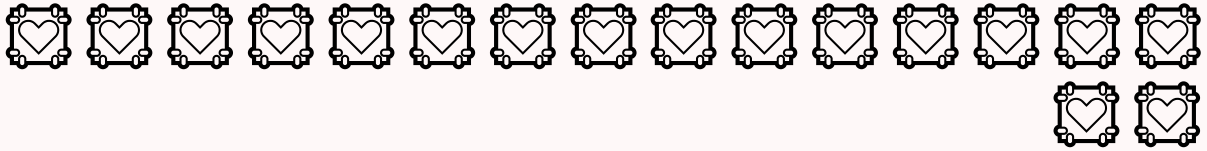
"میں نکاح کے لیے تیار ہوں۔۔۔۔"

اس سے پہلے ہمایوں کچھ کرتا زئیل بول پڑی—ہمایوں اسکے اوپر سے ہٹا اور زئیل ابھی
اٹھ کر بیٹھ گئی

اور سر جھکائے دبی دبی آواز رونے لگی۔۔۔ ہمایوں کا دل بری طرح دکھا اسکو یوں دیکھ کر پر
وہ اسکو ہر حال میں اسکو پانا تھا

"اپنا حلیہ درست کرلو۔۔۔ میں پانچ منٹ میں آتا ہوں۔۔۔"

ہمایوں یہ کہتا ہوا کمرے سے نکل گیا۔ زمیل نے اپنی روتی ہوئی سرخ آنکھوں سے اسکو جاتا ہوا دیکھا۔ وہ مجبور تھی۔ اور ہر گز اپنا وجود حرام نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اس وقت زمیل کو نکاح ہی کرنا سہی لگا۔ اور اسکے پاس کوئی چارا بھی نہیں تھا



زمیل اور ہمایوں کا نکاح ہو چکا تھا۔۔۔۔۔ زمیل اب کمرے میں بیٹھی ہوئی دبی آواز رُو رہی تھی۔۔۔۔۔ جب ہمایوں کمرے میں داخل ہوا "سوری زمیل۔۔۔۔۔ میرا طریقہ غلط تھا۔۔۔۔۔ پر تمہارے لیے خالص احساسات رکھتا ہوں۔۔۔۔۔"

ہمایوں اسکے پاس بیڈ پر بیٹھتا ہوا بولا "میں گھر میں کیا جواب دوں گی۔ اگر امی ابو کو پتہ چل گیا تو انکا تو بھروسہ ہی ٹوٹ جائے گا۔۔۔۔۔"

زمیل اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپائے رونے کے درمیان بولی "زمیل میں ایسا نہیں ہونے دوں گا۔۔۔۔۔ ٹرسٹ می۔۔۔۔۔"

ہمایوں نے اسکا چہرہ تمھام کر کہا اور اسکے ہاتھ ہٹاتے ہوئے اسکے آنسوؤں پونچھ رہا تھا

"تم پلیز ایلے رَو مت زئیل-----"

ہمایوں کے بولنے پر زئیل نے جھٹ سے اسکے ہاتھ جھٹکے

"اب اگر آپکو میری ذرا بھی فکر ہے تو مہربانی کر کہ مجھے گھر چھوڑ دیں-----"

زئیل اٹھتی ہوئی بولی

ہمایوں دو منٹ اسکو دیکھتا رہا۔۔۔ آنکھیں سو جی ہوئی۔ لال پڑتی ناک۔ سرخ ہوتے لب۔

۔۔ اور آنکھوں میں تیرتا پانی۔ ہمایوں کو ایک پل کے لیئے کافی شرمندگی محسوس ہوئی پر وہ

محبت کے ہاتھوں مجبور تھا

وہ خاموشی سے اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گیا اور زئیل بھی اسکے پیچھے گئی



راستہ خاموشی سے کٹا اور دونوں کے پیچ میں کوئی بات نہیں ہوئی۔ بس زئیل سارا راستہ ہی

دبی آواز روتی رہی۔ جس پر ہمایوں نے کئی بار خود پر لعنت ملامت کی

ہمایوں نے گاڑی اسکے گھر کے تھوڑے فاصلے پر روکی۔۔۔۔

"آئی ایم سوری زیل----"

ہمایوں گاڑی کا دروازہ کھولے اٹھا اور جھک کر زیل سے بولا

"نفرت ہے مجھے آپ سے-----"

زیل کا لہجہ کاٹدار تھا۔۔۔ ہمایوں کے دل پر وہ الفاظ کسی خنجر کی طرح گئے اور وہ خاموشی سے پیچھے ہٹ کر سیدھا کھڑا ہوا

دو منٹ بعد اسکو زیل کا ڈرائیو آتا ہوا دکھا۔۔۔

"یہ رکھ۔۔۔ اور اپنا منہ بھی بند رکھنا۔۔۔ ورنہ جانتا ہے نا۔۔۔۔۔"

ہمایوں اسکی جیب میں نوٹ ٹھونستا ہوا دھمکانے لگا

"بس آپ سمجھیں کہ میں نے کچھ نا دکھانا سنا۔۔۔۔۔"

وہ مسکراتا ہوا اپنے پیسوں سے بھری ہوئی جیب سہلاتا ہوا بولا

"ٹھیک سے لے جانا میڈم کو۔۔۔۔۔"

ہمایوں کے کہنے پر وہ اثبات میں سر ہلاتا ہوا ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور گاڑی اسٹارٹ

کردی



زمیل گھر آئی تو بنا کسی کو شکل دکھائے اپنے کمرے میں گھس گئی۔۔۔۔

"زمیل لچ کرلو۔۔۔۔۔"

زارا نے اسکو آواز لگائی

"بھابھی مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔۔۔"

زمیل نے کمرے سے آواز لگائی—زارا کو کچھ گرہڑ لگی—زمیل معمول کے مطابق ہر روز یونیورسٹی سے آکر سب سے باتیں کرتی اور اپنے سارے دن کی چٹ پٹی باتیں زارا سے کیا کرتی—زارا کے روپ میں اسکو جیسے بہن مل گئی ہو—اور سب کے ساتھ لچ کر کہ پھر ہی اپنے کمرے میں جاتی تھی—پر آج بنا کسی سے بات کیئے وہ کمرے میں چلی گئی تو ذرا کوتھلی نا ہوئی

"زمیل تمھاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا گریٹا؟۔۔۔"

زارا نے دروازہ سے آواز لگائی اسکو زمیل کی فکر ہونے لگی تھی

"جی بھابھی—بس نیند آراہی ہے—آرام کرنا چاہتی ہوں کچھ دیر۔۔۔۔۔"

زیماں اپنے آنسوؤں پونجی ہوئی بولی—زارا اسکا خیال کرتی ہوئے وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔
زیمل زمین پر بیٹھی ہوئی بیڈ سے ٹیک لگائے روئے جا رہی تھی اسکو آج کافی غصہ تھا
ہمایوں پر—وہ اسکے ساتھ زبردستی نکاح کر آیا تھا—زیمل کے بدن میں یہ سوچ کر ہی
کرنٹ دوڑ رہا تھا کہ جب امی ابو کو پتہ لگے گا تو کیا طوفان آئیگا کیوں کہ یہ بات زیادہ دیر
چھپنے والی نہیں تھی

"میں نفرت کرتی ہوں اپ سے۔۔۔ آپکا چہرہ بھی نہیں دیکھنا چاہتی میں—کاش زیمل
کاش تم یہ سب کرنے سے پہلے مر جاتی—نکاح کرنے کے وقت میری سانسیں کیوں
نہیں بند ہو گئیں—میں مر کیوں نہیں گئی—زیمل تمہیں مرجانا چاہیے۔۔۔۔ تمہیں مر
جنا چاہیے۔۔۔۔"

زیمل اپنا چہرہ چھپائے روتی ہوئی بول رہی تھی اور لاچاری اور غصے سے سامنے پڑا تکیا دیوار پر
دے مارا اور پھر سے رونے لگی



"یار تم اور زیمل ایک دوسرے سے بات نہیں کر رہی یہ اچھی بات نہیں ہے۔۔۔۔۔"

نایاب اور پری لاونچ میں بیٹھی کوئی مووی دیکھ رہی تھیں تو نایاب بول پڑی— کچھ دنوں
سے ان کے تعلق میں کافی بہتری آگئی تھی
"اس کمپنی کو مس تو میں بھی بہت کرتی ہوں۔۔۔ لیکن ایگو دیکھی ہے تم نے اکی۔۔۔۔"

پری اُداسی سے ایل سی ڈی پر نظریں جمائے بولی
"تم دونوں ایک ساتھ بہت اچھی لگتی تھیں۔۔۔۔۔"

نایاب بھی اداس ہوئی

"کیا کر سکتے ہیں اب۔۔۔۔۔"

پری نے کندھے اچکائے۔۔۔ اور نایاب نے من ہی من ارادہ کر دیا کہ دونوں کی دوستی
دوبارہ کروا کر ہی رہے گی

"اچھا یہ بتاؤ۔۔۔ تمہارے اس ہیری پوٹر کا کیا ہوا؟۔۔۔"

نایاب کو پری ہر بات بتا چکی تھی اور اب نایاب بھی زمیل اور پری کی طرح نفل کو ہیری
پوٹر بلانے لگ گئی تھی

"ہونا کیا ہے— کچھ بھی نہیں ہوا۔۔۔۔۔"

پری بولی

"تم اس سے بتا کیوں نہیں دیتی ---"

"سوچتی ہوں بتا دوں پر پھر ہچکچاہٹ ہوتی ہوتی ----"

پری منہ میں چپس ڈالتی بولی

"کہ دو اس سے پہلے کہ دیر ہو جائے ---- دیکھو ہینڈسم تو وہ ہے ہی --- اگر کسی اور نے

لائن مار دی تو تمہارے لیے مشکل ہو جائے گی ----"

نیاب کے اس طرح بولنا پر پری چپس چبانا بھول گئی اور حیرت سے نیاب کو دیکھنے لگی

"ایسا نہیں ہو سکتا ----"

پری نے جھرجھری لی

"ممکن تو ہے نا ----"

نیاب نے کہا

"رائیٹ ----"

"پھر کب کوشش کر رہی ہو ؟ ---"

نیاب مسکراہٹ دبائے بولی --- اسکو پری کی شکل دیکھ کر ہنسی آنے لگی تھی

"بہت جلد بتا دوں گی اسکو ----"

پری کافی سنجیدہ ہو گئی



ہمایوں بالکونی میں بیٹھا ہوا زیل کے بارے میں سوچے جا رہا تھا۔۔۔ وہ بہت خوش تھا کہ
زیل کو اپنے نام کر چکا ہے۔۔۔ ہمایوں نے زیل کو فون کرنے کا سوچا

ایک بار فون بج بج کر کٹ گیا۔ دوسری بار بھی یہی ہوا۔ تیسری رنگ پر کال اٹھائی جا
چکی تھی

"ہیلو ڈارلنگ۔۔۔۔۔"

ہمایوں فوراً بولا۔۔۔ زیل کو اکتاہٹ ہوئی اسکی آواز سن کر
"کیا کوئی کسر باقی رہ گئی ہے جو آپ فون کر کہ پوری کرنا چاہتے ہیں؟۔۔۔"

زیل کے لہجے سے نفرت صاف دکھی ہمایوں کو

"یاد آ رہی تھی تمہاری۔۔۔۔۔"

ہمایوں سنجیدہ ہوا

"آپکو نکاح کرنا تھا میں نے کر لیا۔ اب خدا را مجھے اپنی نظروں میں مزید مت گرائیں۔۔۔۔۔"

"

زیل نے اس سے التجا کی

"زئیل ریلکس ہو جاو۔۔۔ میں سب ٹھیک کردوں گا۔ آئے پرامس۔۔۔ میرا یقین کرو انکل
آئی کو کچھ نہیں پتہ چلے گا۔۔۔۔"

ہمایوں کو پتہ تھا کہ وہ پریشان کس وجہ سے ہے

"آپ یہ یقین کروں؟؟؟ آپ نے آج اتنا کچھ کر لیا۔۔۔ میری زندگی میں طوفان بن کر
آئے آپ اور آپ اب کہہ رہے ہیں کہ میں آپ پر یقین کروں۔۔۔۔"

زئیل کی آواز رندہ سی گئی

"اوکے ڈارلنگ نا کرو یقین۔۔۔ ایک دن تمہیں اپنے پاس بلا کر پیار سے خود پر یقین
دلاواں گا۔۔۔۔"

ہمایوں شوخ ہوا

"آپ مجھے ان گھٹیا ناموں سے بلانا بند کریں۔۔۔۔۔"

زئیل کا منہ بگڑ گیا ہمایوں کے منہ سے اپنے لیے عجیب سے لقب سن کر

"تمہیں دیکھنے کا بڑا من کر رہا ہے ڈارلنگ۔۔۔ ایک پک ہی بھیج دو اپنے معصوم شوہر کو۔
۔۔۔"

ہمایوں نے بیچاگی کی حدیں پار کر دی

"میں سو رہی ہوں۔۔۔۔۔"

زویل کا جھیلنا اب مشکل ہو چکا تھ

"اکیلے ؟ --"

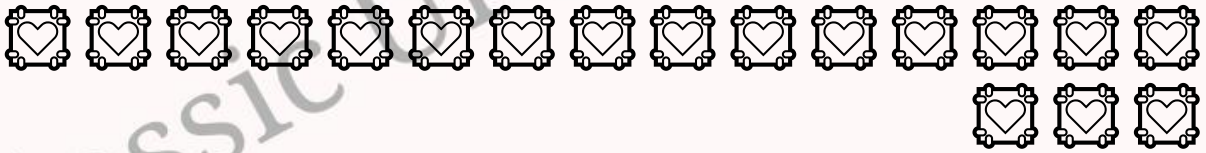
"شرم کریں -----"

"اچھا سنو تو آئے لو یو-----"

ہمایوں نے اسکو تنگ کرنا چاہا

"بھاڑ میں جائیں آپ---- مجھے نفرت ہے آپ جیسے گھٹیا مردوں سے جو عورتوں پر زور
زبردستی کر کہ اپنی بات منوانے کے قائل ہوتے ہیں—میرا بس چلے تو میں آپکا وجود ہی
مٹا دوں اس جہاں سے ----"

زویل نے جھٹ سے کال کاٹ دی - ہمایوں نے فون کو کان سے ہٹا کر دیکھا—
ہمایوں کو احساس ہوا کہ شاید اسنے کچھ زیادہ ہی غلط طریقہ اپنا لیا ہے— پر وہ یقین رکھتا
تھا کہ زویل کا غصہ اپنے پیار سے مٹا دے گا



"نوفل تمہیں کبھی کسی سے محبت ہوئی ہے؟۔۔۔"

پری اور نوفل گارڈن میں بیٹھے مچ گفتگو تھے۔ جب پری کے اچانک سوال کرنے پر نوفل نے حیرانگی سے اسکو دیکھا

"ہاں ہوئی ہے۔۔۔۔"

مختصر جواب آیا

"کس سے؟۔۔۔۔"

"اہم۔۔۔ کوئی ایک نہیں ہے۔۔۔۔"

نوفل سر کھجاتا بولا

"جتنی ہیں اتنی بتادو۔۔۔۔۔"

"پہلی محبت مجھے میری ٹیچر سے ہوئی تھی۔ اس کے بعد اپنی ایک کلاس فیلو۔ پھر دو سے

تین، تین سے چار۔ پھر پتا نہیں کتنی۔ پر یار دو مہینے سے زیادہ کوئی رلشن نہیں چل

پایا۔۔۔۔۔"

نوفل نے لاپرواہی سے کندھے اچکا دیئے۔

"توبہ ہے نوفل۔۔۔۔" پری کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا

"پھر کیا ہوا تمہاری ان محبتوں کا؟ ---"

پری نے مزید جاننا چاہا

"وقتی محبتیں تمہیں — وقت کے ساتھ ختم ----"

نوفل اپنی بات پر ہنسا اور اسکے ساتھ پری بھی مسکرائی

"تم محبت پر یقین رکھتے ہو۔؟ ----"

پری کا اگلا سوال — اب ظاہر سی بات ہے جو شخص اتنی دفع محبتیں کر چکا ہو وہ تو کسے نہیں رکھے گا محبت پر یقین

"نہیں بالکل بھی نہیں ---- مجھے انفیکٹ اب ایک مذاق لگتی ہے محبت ----"

نوفل کا جواب پری کی سوچ کے برعکس تھا

"لیکن کیوں؟ ----"

پری حیرانگی کی کیفیت سے بولی

"یار مجھے دو منٹ میں محبت ہوتی ہے پھر دو مہینے بعد اتر بھی جاتی ہے — اب بتاؤ کیسے

رکھوں یقین ----"

نوفل اپنے گلے میں پہنی ہوئی چین کو گھماتا ہوا بول رہا تھا

پری اسکی بات سن کر خاموش ہو کر بیٹھ گئی

"تم بتاؤ کبھی ہوئی محبت؟ --"

نوفل نے سلسلے کلام وہیں سے جوڑا

"نہیں لیکن اب محبت ہونے جیسی کچھ فیلنگس آرہی ہیں ---- اور ایسا پہلی بار ہو رہا ہے ----"

پری نے اپنے پیروں پر نظر لگاتے ہوئے کہا -- وہ نوفل کی آنکھوں میں دیکھ کر یہ بات نہیں کہہ پاتی شاید

"امیزنگ --- ویل کون ہے وہ خوش نصیب؟ --"

نوفل نے تجسس سے پوچھا

"اس خوش نصیب کو تو ابھی تک اپنی خوش نصیبی کا پتہ ہی نہیں ----"

پری نے مسکراتی ہوئے کندھے اچکائے

"تو بتا دو نا اسکو دیر کیسی ڈیئر فرینڈ ----"

نوفل نے اسکے ہاتھ سے کیچین لیتے ہوئے کہا جو کہ پری بے دھیانی میں اپنی انگلیوں میں گھما رہی تھی

"میں کوشش کر رہی ہوں پر پتا نہیں کیوں میں بتا نہیں پا رہی اسکو۔ مجھے لگتا ہے مجھے کوئی چیز روک رہی ہے۔ اور کیا پتہ وہ میرے بارے میں ایسا نا سوچتا ہو۔۔۔۔۔۔"

پری نے اس بار نفل کو دیکھتے ہوئے کہا

"تم اسکو کہہ دو۔ بعد کی بعد میں دیکھ لینا۔۔۔۔۔"

نفل کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اسکو پری کی باتوں میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ اسکو بس اپنی مجیک ٹرک کو انجام دینا تھا

"جب سہی وقت آئے گا تب کہہ دوں گی۔۔۔۔۔"

پری اسکو دیکھ کر بولی جو ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہا تھا

"ویری گڈ۔۔۔۔۔"

نفل بولتا جا رہا تھا تبھی اسکی کسی سے ٹکر ہوئی اور وہ سوری کرتا ہوا پیچھے ہٹا۔

"تم اس سے خود ٹکرائے نا؟۔۔۔۔۔"

پری جان چکی تھی

"پاگل ہو کیا۔۔۔۔۔ ویل یہ بتاؤ۔ وہ ہے کون۔ میں ہی اسکو جا کر بتا دیتا ہوں تمہاری

فیلنگس کا۔ اب دوستی میں اتنا تو میں کر ہی سکتا ہوں۔۔۔۔۔"

نوفل نے آنکھ مارتے ہوئے کہا۔

"تمہیں بھی بتا دوں گی وقت آنے پر۔ ڈفر۔۔۔۔"

ڈفر ہی تو تھا وہ۔۔۔۔ جو پری کی فیلنگس ابھی تک نہیں سمجھ پایا تھا

"پری دیکھو اس لڑکی کے بیگ میں تمہارا ہی کچین لٹک رہا ہے نا؟۔۔"

نوفل نے شرارت سے ہنسی روکے کہا اور اس لڑکی کی طرف اشارہ کیا جس سے تھوڑی دیر پہلے وہ ٹکرایا تھا۔

پری کا دھیان اپنے خالی ہاتھوں پر گیا۔ پری نے اس لڑکی کے بیگ میں اپنا کچین لٹکتا ہوا دیکھا تو اس نے پتلیاں سکڑ کر نوفل کو دیکھا

"کیا ہے یہ نوفل؟۔۔۔۔"

"میجک ٹرک۔۔۔۔۔" نوفل نے کہتے ہی اپنی جیب سے سگریٹ نکالی

"بہت ہی بیکار میجک ٹرک تھی یہ نوفل۔۔۔۔۔"

"تم جلتی ہو۔۔۔۔۔"

نوفل اب لائیٹر سے سگریٹ جلانے لگا

"تم سگریٹ پیتے ہو؟۔۔۔" پری نے اپنی ناک پر ہاتھ رکھا

"ہاں----"

"مت پیا کرو پلیز----"

"لیکن کیوں----"

"یہ صحت کے لیے ٹھیک نہیں ہوتی----" پری یہ کہتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی—اسکو ہمیشہ سے ہی نفرت تھی اس چیز سے

"کہاں جا رہی ہو؟----"

نوفل حیران تھا پری کا ایسا رد عمل دیکھ کر

"مجھے گھٹن ہوتی ہے اسکی بو سے—"

وہ کہتی ہوئی چلی گئی



"تم پگلہ گئے گئے ہو---- پھر سے اس لڑکی کے لیے میں بات کروں---- وہ منع کر چکے

ہیں تمہاری سمجھ میں نہیں آتی کیا----"

پری گھر آئی تو ہمایوں اور نائیمہ کو پھر سے اسی بات پر بحث کرتا دیکھ ان کے ساتھ لاونچ کے صوفے پر بیٹھ گئی

"کیا ہوا موم— چلا کیوں رہی ہیں۔۔۔"

پری نے قدرے حیرانگی سے پہلے نائیمہ اور پھر ہمایوں کو دیکھ کر پوچھا

"کبخت پھر سے مجھے تمہاری اس دوست کے پاس رشتہ بھیجنے کو بول رہا ہے۔۔۔۔"

نائیمہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھے صوفے پہ بیٹھتی ہوئی بولی

"

کپری نے ہمایوں کو دیکھا جو جبرے بھینچے بیٹھا تھا

"اس میں برائی ہی کیا ہے؟ آپ ایک بار بات کر کے تو دیکھیں۔۔۔۔۔"

ہمایوں نے کہا

"میں نے بات کی تھی پر انہوں نے انکار کر دیا۔۔۔ اور اگر تمہیں اتنی ہی کوئی آگ لگی

ہوئی ہے شادی کی تو بولو۔۔۔۔۔ اس سے بھی زیادہ حسین لڑکی ڈھونڈ کے دوں گی تمہیں۔۔۔۔۔"

ق

نائیمہ اکڑ کر بولی

ی

"اگر میری شادی اس سے نہیں ہوئی تو میں کسی اور سے بھی شادی نہیں کروں گا۔ اور یہ میرا آخری فیصلہ ہے۔"

ہمایوں اٹل لہجے میں کہتا ہوا اٹھا کر کھڑا ہوا

"بھائی رشتہ بھیجنے کا کوئی فائدہ نہیں—وہ پھر سے منع کر دے گی۔۔۔۔۔"

تیچھے سے آتی پری کی آواز پر اس نے اپنے قدم روکے۔۔۔۔۔

"وہ اس بار انکار نہیں کرے گی۔۔۔۔۔۔۔"

ہمایوں بنا مڑے بولا اور وہاں سے چلا جایا۔۔۔۔۔ پری اور نائیمہ اسکو تاسف سے دیکھتی رہ گئی

"آپ بات کر لیں ایک بار۔۔۔۔۔"

پری نے مشورا دیا

"میں ہمایوں کی شادی اب اس لڑکی سے نہیں ہونے دوں گی۔۔۔۔۔ میں وہ بیعتی بھولی

نہیں ہوں۔"

نائیمہ تاؤ کھاتی وہاں سے نکل گئی—پری نے گہرا سانس ہوا میں خارج کیا۔۔۔۔۔

وہ ذیل کو بری طرح مس کر رہی تھی—کہاں ان دونوں کی دوستی آج ان باتوں کی وجہ

دشمنی میں تبدیل ہو چکی تھی



نایاب جلدی جلدی اپنی کلاس میں جا رہی تھی اور اسکا آئے ڈمی کارڈ ہاتھ سے چھوٹ گیا۔
کیوں کہ اس نے دونوں ہاتھوں میں کتابیں تھامے رکھی تھیں اور اس ہی ہاتھ میں کارڈ
کو پکڑا ہوا تھا۔۔۔ تو نایاب کو اندازہ نہ ہو سکا کہ اسکا کارڈ گر گیا ہے۔

نوفل وہاں سے گزر رہا تھا جب اسکی نظر وہاں موجود زمین پر گرے ہوئے کارڈ پر پڑی۔۔۔
کارڈ یقیناً کسی اسٹوڈنٹ کا تھا تو نوفل نے وہ اٹھایا

اس نے ایک غیر ضروری نظر کارڈ پر ڈالی اور اسکو دونوں طرف سے گھما کر دیکھا۔۔۔
اور پھر نایاب کی فوٹو پر نظر پڑتے ہی اس نے کارڈ کو پھر سے دیکھا۔ وہ نایاب کی لگی فوٹو
پہچان چکا تھا

"یہ تو اس پری کی پاگل کزن کا ہے۔۔۔۔"

نوفل کے چہرے پر اکتاہٹ آگئی۔ اس نے اسکا پورا نام پڑھا

نایاب سعد ----

اسکا نام پڑتے ہی نوافل کے چہرے پر کئی سارے رنگ آئے — غصے کے ، اکتاہٹ کے ،
اور نفرت کے —

"سعد ؟ ----"

اسنے اپنی نظریں اور نیچے کیں تو نایاب کا فادر نیم پڑا

"سعد اشفاق ----"

نوافل زیر لب دہرایا

"سعد — سعد اشفاق ؟ کیا وہ ہی سعد ہے یہ — اور نایاب اسکی بیٹی؟ --"

نوافل جیسے یقین نہیں کر پایا تھا — وہ سوچتا ہوا ... کارڈ کو اپنی ہتھیلی پر بجاتا ہوا وہاں سے
نکل گیا



پری کلاس میں آئی تو زیل کے ساتھ بیٹھی—زیل نے سرک کر اسکو جگہ دی اور پھر
سے اپنی توجہ بک کی طرف کردی—وہ سر جھکائے بک پڑ رہی تھی

"زیل ناراض ہو؟ --"

پری نے شروعات کی

"نہیں-----"

زیل نے اسی طرح بک پر جھکتے ہوئے ہی کہا

"آئی ایم سوری زیل—شاید اس دن میں کچھ زیادہ ہی روڈ ہوگئی تھی-----"

پری شرمندہ ہوئی—زیل نے ایک گہرا سانس لیا اور پری کی طرف دیکھا

"پری مجھے تم سے کوئی شکایت نہیں اور نا ہی مجھے تم سے کوئی بات کرنی ہے-----"

زیل کو ہمایوں پر غصہ تھا جو اب پری پر نکل رہا تھا

"زیل میں سوری کر رہی ہوں نا-----"

پری اسکا رویہ دیکھ کر حیران ہوئی

"پری - تم دونوں بھائی بہن کا مسئلہ پتا ہے کیا ہے — تم دونوں بس اپنے موڈ کے حساب سے چلتے ہو — تم دونوں چاہتے ہو کہ سب تمہارے مطابق ہو۔۔۔ سامنے والا اور اسکے احساسات جائیں بھاڑ میں۔۔۔۔"

زویل یہ کہتی ہوئی اپنی جگہ اٹھ کھڑی ہوئی

"اور مجھے اب ضرورت نہیں رہی — نا تمہاری نا تمہاری سوری کی۔۔۔۔"

زویل کہہ کر وہاں سے چلی گئی — پری تو حیران ہی تھی کہ آخر اسکو اتنا غصہ آکس بات پر گیا ہے۔۔۔

"گدہ ہی ہوں میں — جو اس سے بات کرنے آگئی —"

پری نے زور سے اپنی مٹھیاں ٹیبل پر مارتے ہوئے کہا



"آپ نے پھر سے مجھے فون کیا ہے؟ منع کیا تمہانا۔۔۔۔۔"

وہ فون اٹھاتے ہی بول پڑی

"یار کیا ہو گیا؟ بس ایک فون ہی کیا ہے — اور شوہر ہوں تمہارا اب تو۔۔۔ کیوں مجھ سے

دور بھاگ رہی ہو۔۔۔۔"

بہایوں ہنستا ہوا بولا

"بولیں کیا کام تھا؟-----"

وہ کچھ نرم پڑی

"کام؟ کام نہیں بس یاد آرہی تھی تمہاری-----"

"آپ پہر سے شروع ہو گئے-----"

وہ اسکو پہر سے پڑی سے اتنا دیکھ بولی

"ڈارلنگ اب دل کیا تو کر دیا نا فون-----"

"مجھے کوئی کینا دینا نہیں آپ کے دل سے—اگلی بار دل کرے تو سمجھا لیجیئے گا اپنے

دل کو—کیوں کہ میں ویلے بھی آپ کی کال نہیں اٹھانے والی آئندہ سے-----"

زیریل اب چڑنے لگی تھی

"کیا کروں یار تمہاری یاد نے تو دل کو گورنمنٹ آفس بنا دیا ہے----- نا کوئی کام کرتا ہے نا

کوئی بات سنتا ہے-----"

وہ دل پہ ہاتھ رکھے لوفرانہ انداز میں گویا ہوا

"اف توبہ ہے-----"

وہ کال کاٹ چکی تھی



"اب تو کچھ ہی دن رہ گئے ہیں ہماری یونیورسٹی میں۔۔۔"

نایاب کپ سے چائے سب لیتی ہوئی بولی

"ہمم۔۔۔۔" پری اپنی سوچوں میں ہی گم سی بولی

"نوفل کا کیا سوچا تم نے؟۔۔۔۔۔"

نایاب نے اپنے پھیلے ہوئے بکس ایک سائیڈ پر رکھتے ہوئے کہا

"کچھ نہیں۔۔۔۔۔"

"کچھ نہیں کا کیا مطلب؟۔۔۔۔۔"

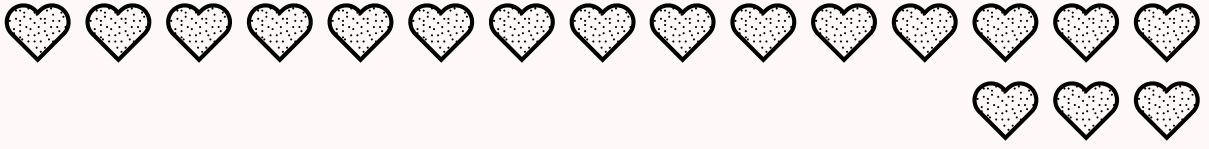
"کل پارٹی ہے یونیورسٹی کی۔۔۔۔۔ تو سوچ رہی ہوں نوفل سے کہہ دوں۔۔۔۔۔"

پری کندھے اچکائے بولی

"گریٹ یار۔۔۔۔۔"

"ہاں پھر تو ویسے بھی کچھ دنوں بعد امتحان شروع ہو جائیں گے۔۔۔۔۔"

پری خالی کپ ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولی



پری اور نایاب آج اپنی یونیورسٹی کی ہونے والی پارٹی میں موجود تھیں۔ ایوننگ پارٹی تھی اور ایک بڑے سے حال میں بہت خوبصورتی سے ارتج کی گئی تھی۔۔۔

نایاب نے گرے کلر کی کرتی پہن رکھی تھی اور اس پہ سفید جینز۔ اس نے کرلی بال کھول رکھے تھے۔ گلے میں ایک باریک چین والا نیکیلیس جس پہ لال سیب کے ڈیزائن کا موتی تھا اور ہلکا سا میک اپ کیئے کافی خوبصورت لگ رہی تھی

پری بھی اسکے ساتھ کھڑی تھی۔۔۔ اور پری نے آج گلابی گھٹنوں سے اوپر آتی فروک پہ سفید ٹائیٹس پہن رکھی تھی۔ اسکے فرول کی اوپر کی ریشمی لیئر پہ لگا گلیٹر چمک رہا تھا۔ بالوں کا اس نے میسی سا جھوڑا بنایا ہوا تھا۔ اور کانوں میں سفید چمکتے موتیوں والے ٹاپس اور ہلکے میک اپ کے ساتھ وہ سب کی نظروں کا مرکز بنی ہوئی تھی۔۔۔

وہ دونوں سیٹج پہ ہونے والے شو کو انجوائے کرتی ہوئی اپنے ہاتھوں میں سوفٹ ڈرنکس پکڑے ہوئے تھیں۔ تبی نایاب کو دور کھڑا نوافل نظر آیا۔ جس نے وائٹ شرٹ پہ بنیلا

کوٹ اور واٹ ہی پینٹ پہن رکھی تھی—دائیں ہاتھ میں گھڑی—اور بالوں کے ہلکے سے
اسپائیس۔۔۔

"پری وہ دیکھ تیرا ہیری پوٹر۔۔۔۔۔"

نایاب نے پری کو کہنی مارتے ہوئے کہا۔۔۔ پری نے نفل کو دیکھا اور اسکے گلابی رنگ
سے سچے ہونٹ مسکرا دیئے

"اچھا لگ رہا ہے نا۔۔۔۔۔"

پری کی یہ بات سن کر نایاب نے عجیب سی شکل بنا ڈالی

"ہمیشہ کی طرح بندر ہی لگ رہا ہے۔۔۔۔۔"

نایاب چڑی—پری نے اسکو ایک ناگوار نظر سے نوازا

"جاؤ آج اسکو اپنے دل کی بات بتادو۔۔۔۔۔"

نایاب بولی

"میں سوچ رہی ہوں پھر کبھی بتاؤں—آج نہیں۔۔۔"

"پری آج نہیں تو کبھی بھی نہیں۔۔۔ کچھ دن بعد تمہاری یونیورسٹی ختم ہو جانی ہے۔۔۔۔۔"

"

" لیکن نایاب یہاں سب ہیں — پھر کبھی کہہ دوں گی۔۔۔۔۔ "

" پری آج تمہیں میں چیلنج کرتی ہوں کہ جاؤ اور اس بدتمیز کو اپنے دل کی بات کہہ دو۔۔۔۔۔ "

اگر آج تم نے یہ چیلنج نہیں کیا تو تم ایک بزدل ڈمب اور ڈفر لڑکی ہو۔۔۔۔۔ "

نایاب ترخ کر بولی جس پر پری نے اسکو آنکھیں دکھائیں — نایاب جانتی تھی اب پری کی عزت تک پھونچ گئی ہے بات۔ اب وہ منع نہیں کر پائے گی

" تم مجھے چیلنج کر رہی ہو؟ ۔۔۔۔۔ "

پری نے آبرو اچکا کر کہا

" ہاں پری — آئی چیلنج یو۔۔۔۔۔ "

نایاب اترائی

" چیلنج ایکسیڈنٹ مس نایاب۔۔۔۔۔ اور اگر میں نے چیلنج پورا کر لیا تو تم مجھے ٹریٹ دوگی۔۔۔۔۔ "

"

" اوکے ڈن۔۔۔۔۔ "

نایاب مسکرا کر بولی



ہوا کافی تیز تھی۔۔۔ احرار سفید کرتے پجامے میں ملبوس حال سے دور گارڈن میں بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔۔

اسکے سیٹ کیے ہوئے بال اب بکھر چکے تھے۔۔۔ وہ گاڑی کے بونٹ پر بیٹھا پری کی ہی تصویر دیکھ رہا تھا۔۔۔ ویسے تو وہ حال میں موجود تھی اور احرار اسکو آمنے سامنے دیکھ سکتا تھا پر اسکے بھی اندازِ نرالے تھے۔ اسکے سامنے ہوتے ہوئے بھی چہنپ کر اسکی تصویر سے دل کی تسلی کر رہا تھا۔ نیاز نے احرار کے ہی بہرہ سے پری اور نایاب کو پارٹی میں بھیجا تھا اسلیئے اب وہ باہر ہی انتظار کر رہا تھا

اچانک اسکے ہاتھ سے وہ تصویر اڑی۔ اور پیچھے جا گری۔۔۔ احرار نے بونٹ سے جمپ لگایا تصویر اٹھانے کے لیئے۔ وہ جیسے ہی مڑا اس نے دیکھا وہ تصویر وہاں کھڑی نایاب کے پیروں میں پڑی تھی جس کو اب نایاب اٹھا رہی تھی۔

ناياب نے وہ تصویر اٹھا کہ دیکھی تو وہ دنگ رہ گئی۔ وہ پری کی ہی تصویر تھی نایاب کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ اسکا دل ایک مرہائے ہوئے پھول جیسا تھا۔۔۔ اسکو ذرا بھی اندازہ نہیں تھا کہ احرار جس کو پسند کرتا ہے وہ پری ہوگی

احرار نے جلدی سے آکر اسکے ہاتھ سے وہ تصویر لی—اور کھجل سا ہو کر تصویر اپنی جیب میں رکھنے لگا

"یہ پاری--- کی تصویر؟--- مطلب تم پری سے محبت؟---"

الفاظوں نے نایاب کا ساتھ نہیں دیا— وہ اچھبے سے احرار کو دیکھے گئی

"ناياب--- میں اس بارے میں کچھ نہیں کہنا چاہتا۔۔۔۔"

احرار نے نظریں چرا کر کہا

ناياب ساکت سی اسی کو دیکھے گئی کہ اچانک اسکو یاد آیا کہ پری نوفل سے اظہار کرنے گئی تھی۔۔۔۔

ناياب جلدی سے حال کی طرف بڑھی—اور احرار بس اسکو نا سمجھنے والی نظروں سے دیکھتا ہی رہ گیا

ناياب تیز قدموں اور تیز ہوتی دھڑکنوں کے ساتھ چل رہی تھی اور نظریں پری کو ڈھونڈنے میں لگی ہوئی تھیں۔۔۔ اسکی نظر پری پر پڑ ہی گئی—وہ ایک کونے میں کھڑی تھی نوفل کے ساتھ۔۔۔ نایاب جلدی سے وہاں بھاگی

"کہو بھی پری کیا کہنا چاہتی ہو؟۔۔"

نوفل اس سے پوچھ رہا تھا— پری بات کو گول گول گھوما رہی تھی

"مجھے تم سے یہ کہنا تھا کہ م-----"

"پری تم ادھر ہو-----"

پری کی بات پوری ہوتی اس سے پہلے نایاب ان کے بچ میں کھڑی ہو کر بولی۔ جس سے
پری کی بات ادھوری ہی رہ گئی۔۔۔

"پری سائہ والی پر فارم کر رہی ہیں اسٹیج پر۔ اس لیے بلانے آئی تمہیں۔ چلو دیکھتے ہیں
-----"

ناياب اپنی پھولی ہوئی سانسوں پر اختيار رکھتے ہوئے جلدی سے بات بنا گئی۔ جس پر پری
نے اسکو گھورا۔۔۔۔

"اوکے۔۔۔۔" پری یہ کہہ کر نایاب کے ساتھ چل دی اور نوافل بھی نایاب کو نفرت
بھری نظروں سے دیکھتا ہوا چلا گیا۔



"ناياب ميرے ساتھ ڈانس کروگی؟-----"

سب ڈانس فلور پہ ڈانس میں مگن تھے۔ پری بھی اپنی کلاس فیلوز کے ساتھ مجود تھی۔ اسلیئے نایاب اسٹیج سے دور کھڑی یہ سب بس دیکھ رہی تھی کہ نوفل نے آکر اس ست ڈانس کا پوچھا۔ جس پر نایاب نے اسکو حیرانگی سے دیکھا

"کیوں اور کوئی نہیں ملا تمہیں ڈانس کے لیئے؟ ---"

"لے تو بہت۔۔۔ پر میرا دل آج تمہارے ساتھ ڈانس کرنے کو کہہ رہا ہے۔"

نوفل جیبوں میں ہاتھ ڈالے کافی نارمل انداز سے بولا

"فلرٹ مت کرو ساتھ۔۔۔۔۔"

نایاب منہ موڑے کھڑے ہو گئی

"فلرٹ کیوں کروں گا۔۔۔ سب ہی ڈانس کر رہے ہیں بس اسلیئے کہہ رہا ہوں۔۔۔ تم غلط

مطلب کیوں لے رہی ہو۔۔۔۔۔"

نوفل نے یہ بول کر نایاب کو شرمندا کرنا چاہا جس سے نایاب کو اپنی بولی گئی بات پہ

پکھتاوا تو ہوا ہی تھا

"مجھے نہیں آتا ڈانس تم کسی اور پہونچہ لو۔۔۔۔۔"

نایاب نے اسکو ٹالنا چاہا

"میرے کلاس فیلوز اپنے فرینڈز کے ساتھ ہیں اور پری بھی اپنی کلاس فیلو کے ساتھ۔

اسکے علاوہ میں تمہیں ہی جانتا ہوں بس۔۔۔ اسلیئے ڈانس کی آفر کی۔۔۔"

نوفل کی بات سن کر نایاب کے چہرے پر اکتاہٹ آنے لگی تھی

"تو ڈانس کرنا کونسا ضروری ہے تمہارے لیئے۔۔۔ مت کرو بس۔۔۔۔"

ناياب کے کہنے کے باوجود نوفل اسکا ہاتھ تھمتا ہوا ڈانس فلور پر لے آیا

"نوفل یہ کیا طریقہ ہے۔۔۔ چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔۔"

ناياب جربز سی ہو کر اس سے اپنا ہاتھ چھڑوانے لگی

"اتنا بھی کیا دور بھاگنا نایاب۔۔۔ جسٹ ڈانس ہی ہے۔۔۔۔۔"

نوفل ہاتھی چھوڑنے کی بجائے اسکی کمر پر ہاتھ ڈالے اسکو خود سے قریب کرتا بولا

"نوفل میں شور مچا دوں گی۔۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔"

ناياب نے کافی مزاحمت کی پر نوفل اسکی کمر اور ہاتھ سے پکڑ کر اسکو ڈانس کروانے لگا

تھا

"ریلکس نایاب۔۔۔۔"

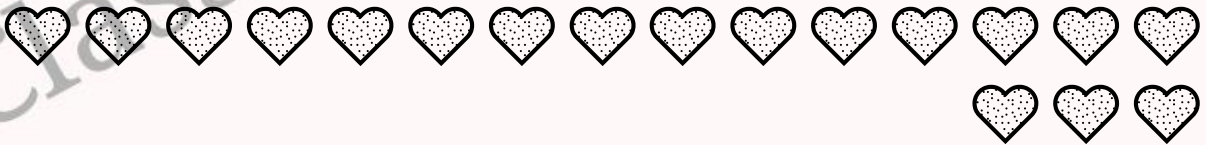
نوفل نے یہ کہہ کر اسکو اپنی گرفت سے آزاد کر ہی دیا اور نایاب موقعہ دیکھتے ہی بھاگ گئی وہاں سے

جس پر نوفل کچھ دیر اسکو مسکرا کر جاتا ہوا دیکھتا رہا۔ پھر چہرے پر اکتاہٹ لیئے سر جھٹک کر وہاں سے والک آٹ کر گیا

.....

نایاب اور احرار گاڑی میں پری کا ہی انتظار کر رہے تھے۔ جو کہ ابھی تک پارٹی میں تھی۔ کچھ دیر بعد احرار اور کو وہ نظر آئی۔ پر وہ اکیلی نہیں تھی۔ وہ نوفل کے ساتھ تھی جس کے ساتھ اسکو احرار بہت مرتبہ دیکھ چکا تھا۔ احرار کو پری کا اسکے ساتھ آنا بالکل بھی اچھا نہیں لگا۔

پری گاڑی میں بیٹھی۔ سارا راستہ خاموشی رہی۔ نایاب نوفل کی بدتمیزیوں کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ احرار غصہ ضبط کر رہا تھا اور پری ذیل کو مس کر رہی تھی۔ پری نے موبائل نکالا کہ میسج کر کہ پوچھ ہی لے کہ ذیل پارٹی میں کیوں نہیں آئی۔ پر پھر پری نے میسج کیئے بغیر ہی موبائل کلچ میں رکھ دیا۔۔۔۔



نایاب جلدی سے اتر کر گہر کے اندر داخل ہوئی۔ اس کے ہی پیچھے پری نکلی۔ اور پری کے پیچھے تھا احرار

"کون ہے وہ جس کے ساتھ آج تم پارٹی سے واپس آئی تھی؟۔۔۔۔۔"

وہ اس کو بازو سے پکڑتا ہوا خود کے قریب کرتا بولا

"تمہیں کوئی حق نہیں کہ تم مجھ سے اس طرح کے سوال کرو۔۔۔۔۔"

وہ اپنا بازو چمڑواتی ہوئی تیش میں بولی

"آج یہ پہلی بار نہیں بلکہ پانچویں مرتبہ ہے کہ میں نے اس لڑکے کو تمہارے ساتھ دیکھا ہے؟۔۔۔۔۔"

وہ اس کی بات نظر انداز کرتا ضبط کیئے بولا

"بوائے فرینڈ ہے میرا۔۔۔۔۔ اب ہٹو میرے راستے سے۔۔۔۔۔"

اس کو جو سننا تھا وہ اس نے کہہ دیا تھا اور وہاں سے جانے لگی تھی۔ اور وہ وہیں سکتے میں چلا گیا تھا

"بوائے فرینڈ؟۔۔۔۔۔" وہ زیر لب بڑبڑایا

"وہ بالکل تمہارے ساتھ سوٹ نہیں کرتا۔۔۔۔۔"

وہ اسکے راستے میں کھڑا ہو کر بولا

"کیوں؟-----"

وہ کی

"بس وہ مجھے کچھ چھوڑا سا لگتا ہے۔۔۔ اور تم ہر گز کوئی چھوڑا ڈیزرو نہیں کرتی۔۔۔۔"

کافی سوچنے کے بعد اس نے کیر نکالا

"ہر کسی میں کیرے نکالنے کی ایک بڑی عادت۔۔۔۔ وجہ آپ کے اندر کیرے کی موجودگی ہے۔۔۔۔۔"

وہ یہ کہتی ہوئی کی نہیں۔۔۔ اور اپنے اس عاشق کو وہیں سکتے میں چھوڑ کر چلی گئی



"تمہارے لیے ایک لڑکی دیکھی ہے۔۔۔۔ حسن کا پیکر ہے دیکھو گے تو بس پاگل ہو جاو گے۔۔۔۔۔"

ہمایوں لاونچ میں بیٹھا ٹی وی دیکھ رہا تھا جب نائیمہ خوشی سے بولتی ہوئی اسکے پاس آ بیٹھی

"موم پلیز میرے لیے لڑکی دیکھنا بند کریں آپ۔۔۔۔۔"

وہ ٹی وی کی آواز کم کرتا ناگورای سے بولا

"ارے لڑکی تو دیکھو۔۔۔ منع نہیں کر پاو گے اسکو دیکھ کر۔۔۔۔"

نائیمہ نے ایک تصویر آگے کی

"پلیز موم۔۔۔۔۔" ہمایوں تصویر کی بجائے نائیمہ کو دیکھتے ہوئے التجا کی

"دیکھنے سے کیا ہوگا بھلا۔۔۔"

نائیمہ نے تصویر اسکے آنکھوں کے سامنے کی۔ ہمایوں نے ایک سرسری نظر تصویر پر

ڈالی۔ اور نائیمہ کا ہاتھ نیچے کیا جس میں تصویر تھی

"اتنی کوئی خاص نہیں۔۔۔۔۔"

"ہائے؟ خاص نہیں۔۔۔ مجھے تو بہت خوبصورت دکھتی ہے۔۔۔۔"

نائیمہ نے پھر سے غور کیا تصویر پر

"موم خوبصورتی کا میں اچار ڈالوں کیا؟ صورت نہیں سیرت بھی دیکھیں آپ۔۔۔۔۔"

ہمایوں نے اپنی ماں کی ضد پر اکتا کر کہا۔

"سیرت کون ہے؟۔۔۔ اڈریس بتاؤ ابھی اسکے گھر جاتی ہوں۔۔۔۔"

نائیمہ سنجیدگی سے ابھی تک اس تصویر پر غور کرتی بولی۔ ہمایوں نائیمہ کو ہی دیکھ رہا تھا

جس کو آج کل ہمایوں کی شادی کی ناجانے کیوں جلدی پڑی تھی

"امی آپ اس لڑکی کی شکل پر نہیں بلکہ اسکی ڈریسنگ پر بھی دھیان دیں۔ اور ویلے بھی مجھے شادی صرف زمیل سے ہی کرنی ہے۔۔۔ اسلیئے اپ لڑکیاں دیکھنا بند کر دیں میرے لیئے۔۔۔"

ہمایوں کہتا ہوا وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا

"سوچنا بھی مت کہ اس لڑکی سے تمہاری شادی ہونے دوں گی۔۔۔ پہلے ہی کیا کم بیعزتی کی ہے اس نے ہماری۔ بیٹا تمہاری ضد ہے نا تو میری بھی ضد ہے۔ تمہاری شادی اس لڑکی سے تو میں ہونے نہیں دوں گی۔۔۔۔"

نائیمہ آگ بغولہ ہو گئی تھی پہر سے زمیل کا نام سن کر
"تو ٹھیک ہے نا۔۔۔ آپ اپنی ضد پر قائم رہیں، میں اپنی۔۔۔"

ہمایوں یہ کہتا ہوا وہاں سے واک آؤٹ کر گیا

"بیشرم اولاد۔۔۔۔"

نائیمہ نے اپنا سر پیٹا



نایاب کتاب میں منہ دیئے چل رہی تھی کہ اچانک کسی نے اسکو بازو سے کھینچا اور ایک کونے میں لا کھڑا کر دیا—یہ واشرومز کی پچھلی سائیڈ تھی جہاں اسٹوڈنٹس نہیں تھے— نایاب نے حیرانگی سے سامنے کھڑے شخص کو دیکھا— نایاب کی آنکھوں میں غصہ اُتر آیا "تم مجھے یہاں کیوں لائے ہو اور وہ بھی اس طریقے سے— شرم نہیں آتی تمہیں----"

نایاب لب سکڑتی ہوئی بولی

"تم سے ملنے کو من کر رہا تھا-----"

نوفل اسکی جانب قدم بڑھاتا ہوا بولا—اور دو قدم چلتے ہی نایاب کے بالکل سامنے کھڑا تھا

"کیا مطلب تمہارا-----"

نایاب دو قدم پیچھے ہٹتی ہوئی بولی

"تم صرف ہائیٹ میں چھوٹی ہو— عقل سے تو پوری ہو نا— پھر بھی ایسی باتوں کا مطلب

پوچھ رہی ہو-----"

نوفل آگے بڑھتا ہی جا رہا تھا— نایاب اب پیچھے ہٹتی ہٹتی دیوار سے جا لگی تھی—

"دیکھو میں کوئی ایسی ویسی لڑکی نہیں ہوں۔۔۔۔۔"

نایاب نے ڈرتے ہوئے کہا—نوفل نے دونوں ہاتھوں سے اسکے ہاتھ پکڑ لیے—دونوں میں ایک انچ سے بھی کم فاصلہ تھا۔ نوفل نے اسکے چہرے پر لٹکٹی ہوئی گھنگرالی لٹ کو پیچھے کیا

"میں ایسی ویسی لڑکیوں کے ساتھ اس طرح کا برتاؤ کرتا بھی نہیں۔۔۔۔۔"

"پیچھے ہٹو۔۔۔۔۔"

نایاب نے اپنا چہرہ دوسری سائیڈ کرتے ہوئے کہا—

"پیچھا ہٹ گیا تو اپنا مقصد کیسے پورا کروں گا—"

نوفل مسکرایا

"کیسا مقصد؟۔۔۔۔۔"

"تمہیں حاصل کرنے کا مقصد۔۔۔۔۔"

نوفل نے کہنے کے ساتھ ہی اسکی گردن پر انگلی گھمائی۔ جس سے نایاب تڑپ اٹھی

تمہی—نایاب نے جلدی سے اسکا ہاتھ جھٹکا

"نوفل تم یہ اچھا نہیں کر رہے ہو۔ ہٹو یہاں سے بیہودہ انسان۔۔۔۔۔"

نوفل غصہ ضبط کیئے زبردستی مسکراتا ہوا بولا۔ نایاب کتنی بھی بہادر ہو پر وہ اس وقت در گئی تھی۔ ایک تو اکیلی جگہ اوپر سے نوفل کا یہ روپ

نوفل اسکو چھوڑتا ہوا نرمی سے بولا

"کمینہ کہیں کا۔۔۔۔"

نایاب جلدی سے وہاں سے نکل گئی اور نوفل کی آخری بات بھی اسکے سمجھ میں نہیں آئی
— اور وہ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی اس کے بارے میں



◆~◆~◆~◆~◆~◆~◆~◆ کچھ مہینوں بعد ~◆~◆~◆~◆~◆~◆~◆

.....
پری زیل اور نوفل کی یونیورسٹی ختم ہو چکی تھی۔ البتہ نایاب کو ابھی ایک سال تھا۔ سب کا ملنا جلنا ختم ہو چکا تھا۔ ابھی تک سب ویسا کا ویسا ہی تھا۔ پری بس نوفل کے بارے میں سوچتی رہتی۔ وہ اسکے دل میں الگ سے جگہ بنانے لگا تھا۔ پری ابھی تک اظہار نہیں کر پائی تھی۔ موقع ہی نہیں ملا۔

زیل اور پری کا جھگڑا ابھی تک اپنی جگہ قائم تھا۔ دونوں میں ابھی تک بات نہیں ہوئی۔ پر دونوں ہی ایک دوسرے کو مس کرتی رہتیں۔ ہمایوں سے بھی ابھی تک زیل کو کوئی انسیت محسوس ناسکی تھی۔ ہر بار ہی وہ کال کرتا جس پر زیل اس سے ٹھیک سے بات نہیں کیا کرتی اور ہر دفع کہا کرتی کہ وہ اس سے کال نا کرے۔ پر ہمایوں نے ہمت نہیں چھوڑی تھی۔ وہ ڈھیٹ بنا رہا۔ اور زیل کی باتوں کو نظر انداز کرتا اپنی شوخیاں چھوڑتا رہتا۔ اور نائیمہ کا اسکی شادی پر ابھی تک زور تھا۔

دوسری جگہ تھی نایاب۔ جو ہر ممکن کوشش کر رہی تھی پری اور زیل کو ملانے کی۔ اسکی زیل سے بھی بات ہوتی رہتی۔ وہ دونوں کی ہی کہا کرتی کہ ایک دوسرے سے بات کرو پر دونوں کی طرف سے ہی خاموش حاصل تھی۔

نوفل کا چھیڑ بھی نایاب کے کیئے کلوز ہو چکا تھا۔ اتنے مہینوں میں نوفل کی خبر کسی کو نہیں ملی تھی۔ نایاب تو اسکو بہول بھی چکی تھی۔ اسکو صرف ایک ہی شخص یاد تھا وہ تھا احرار۔۔۔

اور احرار نے اپنی محنت اور لگن سے اپنے باپ کو غلامی سے نجات دلائی تھی۔ وہ اس قابل ہو گیا تھا کہ اسنے اپنا ایک چھوٹا سا گھر لے لیا تھا۔ جس میں وہ اور امین رہا کرتے تھے۔ پر وہ نیاز کے گھر آتا جاتا کیوں کہ نیاز کو بہروسہ احرار پر ہی تھا اور وہ اپنے ضروری کام اس سی ہی لرواتا رہتا۔ اور پری وہ تو ہمیشہ ہی اسکو سوچوں سے جڑی تھی۔

"نایاب تم اس دن پچ میں آگئی۔ ورنہ اس دن میں بتانے ہی والی تھی نوفل کو۔۔۔۔۔"

نایاب اور پری بالکونی میں کھڑی باتیں کر رہی تھی جب پری کافی کا سپ لیتے بولی۔ وہ دونوں یونیورسٹی کی باتیں ہی کر رہی تھیں

"پری مجھے وہ اچھا لڑکا نہیں لگتا۔۔۔ میرے خیال سے تم نے اچھا ہی کیا کہ اسکو نہیں بتایا۔۔۔ شاید تمہارا دل ٹوٹ جاتا۔۔۔۔۔"

نایاب آج کا واقعہ سوچتے ہوئے بولی

"میں اسکے دل میں اپنی جگہ بنا لیتی۔۔۔"

پری پر اعتماد لہجے میں بولی

"اور سوچو سب کچھ ہو جائے اور اینڈ میں تمہاری شادی نوفل سے نا ہو؟ یعنی ماموں جان نا مانے تو پھر؟ ---"

نایاب اس بار شرارت کرتی ہوئی بولی ---

پری کے گلے میں کافی اٹک سی گئی --- وہ کہا سنے لگ گئی --- اس نے نایاب کو حیرانگی سے دیکھا

"تو میں بھاگ جاتی اسکے ساتھ ----"

پری اسکے شانے پر ایک مکارسید کرتی بولی --- اس بار حیران ہونے کی باری نایاب کی تھی

"بیوقوفوں والی باتیں مت کرو ----"

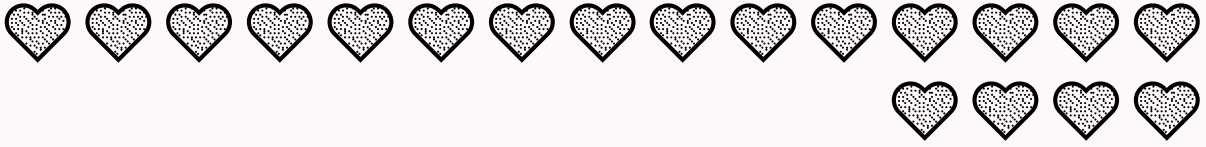
وہ ہنپانی سی بولی

"میں سچ کہہ رہی ہوں ---- میں اس سے بہت محبت کرتی ہوں ---- اور شادی بھی اسی

سے کروں گی --- ہر حال میں ---"

پری یہ کہتی ہوئی پھر سے کافی پینے لگی تھی اور نایاب ابھی بھی شک سی ہو کر اسکو دیکھ رہی تھی ---

اور باہر کھڑے کسی وجود نے انکی باتیں سن لی تھیں۔ اسنے بمشکل دیوار کے سہارے خود
کو سمبالہ اور پریشان سا ہو کر کمرے سے نکل گیا۔۔۔



"پری اٹھو پری۔۔۔۔۔"

پری گہری نیند میں تھی جب نایاب کی آواز اسکے کانوں پڑتے ہی پری آنکھیں مسلتی ہوئی
اسکو دیکھنے لگی

"کیا ہوا نایاب؟۔۔۔"

"پری جلدی اٹھو۔۔۔۔۔ ماموں جان کی طبیعت خراب ہو گئی ہے ان کو ہاسپٹل لے کے گئے

ہیں۔۔۔۔۔"

ناياب کی یہ بات سنتے ہی پری کی نیند میں ڈوبی ہوئی آنکھیں جھٹ سے کھل گئیں اور وہ
اٹھ کر بیٹھی

"یہ کیا کہہ رہی ہو؟۔۔۔۔"

پری اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے حیرانگی سے بولی
"ہاں مجھے ابھی پتہ چلا کہ صبح سویرے انکی طبیعت خراب ہوگئی تھی—چلو جلدی ہاسپٹل
چلیں۔ مجھے تو بہت پریشانی ہو رہی ہے۔۔۔۔"

نایاب رفتاری سے بولی — وہ لمبے لمبے سانس لے رہی تھی جب کہ پری کا دماغ گھوم گیا
تمہا صبح صبح یہ خبر سن کر

"ان کو کچھ نہیں ہوگا—میں چیخ کر آتی ہوں چلتے ہیں پھر۔۔۔۔"

پری خود سے کمبل ہٹاتی ہوئی بولی اور اپنے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے وارڈروب کی طرف
بڑھی—اسکا دل آج سہم گیا تمہا بری طرح سے



"ڈیڈ کو کیا ہوا موم؟۔۔۔۔۔"

پری نائیمہ کے سینے سے لگی آنسو بہاتی بولی

"ڈاکٹر نے کہا ہے کہ ہارٹ اٹیک آیا ہے۔۔۔۔۔"

وہ اپنا رونا ضبط کیئے پری کے بال سہلاتی بولی

"رات بھر بیچین تھے۔۔۔ پتہ نہیں کس بات کی ٹینشن لیئے بیٹھے تھے۔۔۔۔۔"

نائیمہ اپنی نم آنکھیں صاف کرتی بولی

"وہ ٹھیک تو ہو جائیں گے نا؟ ----"

پری نے سر اٹھا کر نائیمہ کو دیکھتے ہوئے پوچھا

"احرار کون ہیں؟ ---"

اسی دوران ڈاکٹر نے آکر پوچھا

"جی؟ ---"

احرار جو دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔ چونکا

"پیشنٹ کو ہوش آگیا ہے اور وہ آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ ----"

ڈاکٹر کہتا ہوا چلا گیا اور پری نائیمہ احرار کو نا سمجھی سے دیکھ رہی تھیں

"جاؤ احرار۔ ----"

ہمایوں اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتا ہوا بولا تو احرار اثبات میں سر ہلاتا ہوا روم میں داخل ہوا
جہاں نیاز بیڈ پر لیٹا ہوا تھا اور اسکے چہرے پر بیماری کے آثار سے زیادہ پریشانی اور فکر رقم
تھی

"احرار۔ --- بیٹھو میرے پاس۔ --- کچھ ضروری بات کرنی ہے۔ ----"

نیاز مدہم سا مسکراتا بولا۔ آواز بھی کافی مدہم تھی

"بولیں--- میں سن رہا ہوں-----"

احرار سامنے رکھے اسٹول پر بیٹھا ہوا بولا

"احرار اگر آج میں تم سے کچھ مانگو تو تم منع تو نہیں کرو گے نا-----"

نیاز احرار کا ہاتھ تھامے آنکھوں میں التجا لیئے بولا

"آپ بولیں نیاز انکل--- میرے بس میں جو ہوگا میں وہ کروں گا-----"

احرار اپنا دوسرا ہاتھ بھی نیاز کے ہاتھوں پر رکھتا ہوا بولا

"احرار میں تم پہ سب سے زیادہ بھروسہ کرتا ہوں----- اور اب میری زندگی مجھے کم ہوتی ہوئی دکھ رہی ہے۔ اپنی بیٹی کو کسی لائق شخص کو سونپنا چاہتا ہوں اور تم سے زیادہ میری نظر میں کوئی لائق نہیں ہے۔۔۔ پلیز تم میری بیٹی کو اپنالو۔۔۔ میری پری کو اپنالو۔ اس سے پہلے کہ وہ کوئی غلط قدم اٹھا لے۔۔۔۔۔"

نیاز اب باقاعدہ ہاتھ جوڑ کر احرار کے سامنے مسنت کر رہا تھا۔۔۔ پری کی رات والی باتوں نے اسکو وہم میں ڈال دیا تھا اور احرار ہی تھا جس پر نیاز اس نازک وقت میں سب سے زیادہ بھروسہ کرتا تھا۔ اور اپنی جگہ احرار ساکت سا اس کو دیکھ رہا تھا۔ وہ پری کو پسند کرتا تھا لیکن اسکو پانے کے بارے میں اس نے کبھی نہیں سوچا تھا۔ احرار خوش ہونے کی بجائے حیران تھا

"آپ یہ کیا کر رہے ہیں ؟ ----" احرار نے اسکے ہاتھ پکڑ کر نیچے کیئے

"میری اور آپکی حیثیت میں بہت فرق ہے—آپ مالک ہیں—اور میں بس ایک ڈرائیور کا بیٹا۔۔۔ اور آپ تو جانتے ہیں کہ پری مجھ سے کتنی چڑتی ہے۔۔۔۔۔"

احرار نظریں جھکائے کہہ رہا تھا

"حیثیت کی بات مت کرو احرار—سب انسان برابر ہیں—میرے لیئے یہ دولت شہرت اہمیت نہیں رکھتی—مجھے تمہارے اچھائی اور تمہارے اخلاق سے لینا دینا ہے بس—تم پلیز میری خواہش سمجھ کر پوری کر دو۔۔۔ کیا پتہ یہ میری آخری خواہش ہو۔۔۔۔۔"

نیاز کی آنکھوں کے کونوں سے اب آنسو گر کر تکیئے میں جذب ہو رہے تھے
"نیاز انکل ایسا مت بولیں۔۔۔ میں راضی نہیں ہو سکتا مجھے میری اوقات معلوم ہے—اور پری کبھی راضی نہیں ہوگی—"

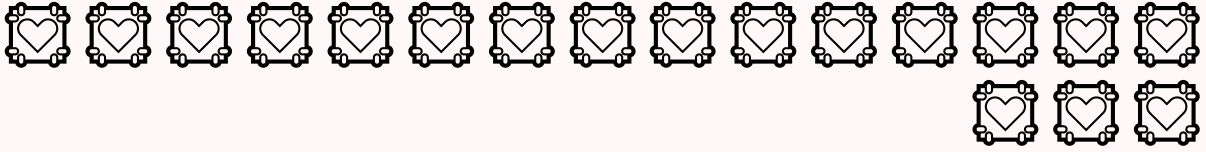
احرار بری طرح سے الجھ گیا تھا وہ جنتا تھا پری یہ سنتے ہی باواں مچا دے گی

"احرار پلیز۔۔۔۔۔"

نیاز نے دوبارہ ہاتھ جوڑنے چاہے تو احرار نے اسکے ہاتھوں کو پکڑ کر نیچے کر ڈالا

"میں راضی ہوں۔۔۔۔۔"

احرار نے کہا



"ڈیڈ یہ سب کیوں کر رہیں آخر میرے تو سمجھ میں نہیں آ رہا۔۔۔۔۔"

پری لاونچ میں چکر کاٹتی بولی

"لگتا ہے انکی عقل گھاس چڑنے لگی ہے۔۔۔ کہاں وہ ڈرائیور کا ایک معمولی سا بیٹا اور

کہاں تم۔۔۔ پتا نہیں کیوں اپنی بیٹی کے دشمن بنے بیٹھے ہیں۔۔۔۔۔"

نائیمہ ناک چڑھا کر بولی

"موم کچھ بھی ہو جائے میں اس احرار سے نکاح نہیں کروں گی۔۔۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔۔۔"

پری سوچ کر ہی اکتائی

"تمہیں کیا لگتا ہے میں یہ سب ہونے دوں گی کیا؟۔۔۔۔۔"

نائیمہ نے اسکو اور شے دی

"موم آپ ڈیڈ سے بات کریں بس۔۔۔۔۔"

پری جیسے ہی مڑی—نیاز کو کھڑا دیکھ کر ٹھٹکی

"ڈیڈ۔۔۔۔۔"

پری نظریں جھکا گئی۔

"پری احرار سے نکاح کرلو۔۔۔۔"

یہ الفاظ تھے جو پری کے کانوں میں لاوا انڈیل چکے تھے۔ اسنے جھکا ہوا سر اوپر اٹھایا کچھ کہنے کے لیئے۔ پر اسکے منہ میں تالے لگ گئے یہ دیکھ کر کہ اسکا باپ اسکے آگے ہاتھ جوڑے کہڑا تھا



پری لاکھ دفع دعا مانگ چکی تھی کہ احرار کو کچھ ہو جائے۔ وہ منع کر دے۔ اسکو زمین نکل جائے۔ لیکن اسکی دعائیں قبول نہیں ہوئی تھیں۔ پری بھی اپنے باپ کی محبت میں چپ ہو گئی۔ کیوں کہ پہلی دفع تھا کہ زندگی میں نیاز نے کچھ پری سے مانگا ہو۔ پری خاموش تھی۔ اسکا دل جل رہا تھا احرار کو سوچ سوچ کر۔ اسکے باپ نے انتخاب بھی ایسے شخص کا کیا جس سے وہ سب سے زیادہ نفرت کرتی تھی۔ اسکو رہ کر نفل کا خیال آ رہا تھا۔ وہ تو اسکو پسند کرتی تھی۔ اس نے ہمیشہ اپنا ہیرو کتابی کہانیوں جیسا گورا

چٹا ہینڈسم سوچا تھا پر احرار— احرار سے نفرت کرنے کی وجہ ہی بھی تھی کہ وہ سانولہ سا
تھا اور پری کو کوفت ہوتی اسکو دیکھ کر۔۔۔

"پریسہ نیاز ولد نیاز کیا آپکو یہ نکاح احرار امین ولد امین نبی سے یہ نکاح حق مہر پچاس ہزار
قبول ہے ؟۔۔۔۔"

پری کی کانوں میں وہ ہی آواز گونجی جو اس نے تھوڑی دیر پہلے سنی تھی
"قبول ہے۔۔۔" پری کو اپنے کمرے ہوئے الفاظ یاد پڑے تو اس نے اپنے کانوں پر ہاتھ
رکھ دیا— ان چند الفاظوں نے اسکی زندگی بدل ڈالی۔۔۔ پری نے اپنے آپکو شیشے میں
دیکھا—

"میں اتنی خوبصورت ہوں۔ میرا شوہر ہر گز احرار جیسا نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔ کسے ہو سکتا ہے۔
۔۔۔؟ آخر کیسے؟ نفرت ہے مجھے احرار سے۔۔۔ اسکی سانولی رنگت سے۔۔۔۔۔ مجھے سوچ
کر ہی نفرت محسوس ہو رہی ہے کہ میں احرار کی منکوحا ہوں— احرار امین جس سے میں
نے سب سے زیادہ نفرت کی ہے۔۔۔ نہیں ہو سکتا ایسا— نہیں ہو سکتا۔۔۔۔"

اس نے اپنا ململ کا گلابی دوپٹہ سر سے اُتار پھینکا۔۔۔۔۔ وہ رونے لگی تھی— وہ سسک
رہی تھی۔۔۔ اسکا سوچ سوچ کر ہی دل بیٹھا جا رہا تھا کہ وہ احرار کی منکوحا ہے۔۔۔ پری آج
زندگی میں پہلی بار بے بس ہوئی تھی— وہ پھوٹ پھوٹ کر رَو رہی تھی—



"اگر احرار میری قسمت میں نہیں تھا تو کیوں میرے دل میں اسکے لیے محبت ڈالی؟ ---"

نایاب فون میں احرار کی تصویر دیکھتی ہوئی روتی ہوئی بولی۔

س
ب
ا
پن
ا
کم
ر
و
ن

م
ی
ر
تھ
ا
ا
پڑ
ن
ی
ا
پڑ
ا
م
ر
ا
م



ی

ں

م

و

جو

د

تھ

ی

-

ا

و

ر

بی

ڈ

پر

لی

ٹی



ہ

و

ئی

ا

پنی

م

ح

ب

ت

کا

ما

تم

م

نا

ر

ہ

ی



تھ

ی

"احرار تم نے تو اپنی محبت پالی لیکن مجھے تم ادھورا کر گئے ہو—میرا دل کٹ رہا ہے
احرار۔ پر میں خوش ہوں۔۔۔ تمہارے لیئے خوش ہوں میں—مجھے یہ تسلی ہے کہ تمہیں اپنا
چاہا مل گیا۔ ہم دونوں میں سے کسی ایک کو اپنی محبت ملنی تھی اور میں خوش ہوں کہ وہ
خوش نصیب انسان تم نکلے۔۔۔۔۔۔۔"

نایاب اب بھگی آنکھوں کے ساتھ مسکرا کر کہہ رہی تھی۔۔۔ اور بات ختم کر کہ اسکے تھمی
ہوئے آنسو کی بارش ایک دم پھر جاری ہوئی۔ اور وہ اپنا فون سینے سے لگائے خوب
روئی۔



"پری میں نے ہر گز نہیں چاہا تھا کہ تمہیں اس طرح سے حاصل کروں۔۔۔۔ بلکہ میں
نے تو کبھی تمہیں حاصل کرنے کا سوچا ہی نہیں تھا—تم میرے لیئے ایک تارے کی
مانند تھی جس کو میں دیکھ تو سکتا تھا پر اس تک پھونچ نہیں سکتا تھا—تم تو شہزادی
تھی—اس بڑے سے محل میں رہنے والی شہزادی—اور میں تمہاری محبت کا فقیر—جو
تمہیں دیکھ دیکھ کہ دل بہلایا کرتا تھا—پر کبھی حاصل نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ مجھے بھی

نہیں معلوم کہ مجھے اپنی منزل اتنی آسانی سے کسے مل گئی۔ جانتا ہوں نفرت کرتی ہو تم مجھ سے۔ زبردستی نیاز انکل کے کہنے پر تم نے نکاح کیا ہے۔ میں تمہارے دل من اپنے لیئے شاید محبت ناقائم کر پاؤں لیکن اتنا یقین ضرور رکھتا ہوں کہ میں اپنی محبت سے تمہاری یہ نفرت ختم ضرور کر ڈالوں گا۔۔۔۔۔"

احرار اپنے گھر کی چہت پر موجود تھا اور وہاں رکھی چار پائی پر چت لیٹا تاروں کو گھورتا ہوا سوچ رہا تھا۔ اسکی آنکھوں میں آج ایک عجیب سی ہی چمک تھی۔ اور ہونٹوں پر ایک دلنشیں مسکراہٹ

"چائے؟۔۔۔۔۔"

یہ زویہ تھی جو چائے پکڑے کھڑی تھی۔ وہ اور شبانہ (احرار کی پہنچو) احرار کے نکاح کے لیئے آج احرار کے گھر میں ٹہری تھیں

"زویہ تم سوئی نہیں؟۔۔۔۔۔"

احرار اٹھ بیٹھا اور زویہ سے چائے کا کپ لیا۔ تو زویہ چار پائی کے دوسری سائیڈ بیٹھی۔ زویہ عام شکل صورت کی لڑکی تھی۔ گندمی سی صاف رنگت چوٹی سی آنکھیں۔ بالوں کی لمبی چٹیا بنائے اور سر پر نیلا دوپٹہ ٹکا ہوا۔ وہ سادہ ہونے کے ساتھ معصوم بھی تھی

"نہیں نہیں آرہی تھی تو چائے بنالی۔ پھر چہت سے روشنی آنے پر پتہ لگا کہ آپ بھی جاگ رہے ہیں اسلیئے آپکے لیئے بھی بنا دی۔۔۔۔۔"

زویہ نے مسکرا کر کہا

"ہم تھینکس ----"

احرار نے سپ لیتے ہوئے کہا

"پریسہ کافی خوبصورت تھی۔ بہت اچھے لگ رہے تھے آپ دونوں ایک ساتھ ----"

زویہ احرار کو دیکھ کر خوش دلی سے بولی جس پر احرار مدہم سا ہنس پڑا۔ زویہ نے اسکو نا سمجھی سے دیکھا

"سیرپنٹلی؟ پھوپھو نے تو بہت سنائی مجھے ---- ابھی تک بابا سے ناراض ہیں ---- اور تم ہو

کہ میری منکوحا کی تعریفیں کر رہی ہو۔ پھوپھو کو بھی کچھ سکھاؤ زویا ----"

احرار اب مسکراتا ہوا بولا جس پر زویہ بھی مسکرا دی

"ان کو تو کوئی نہیں سمجھا سکتا ---- اور تم تو جانتے ہی ہو یہاں کی شادیوں من ایک

ناراض پھوپھو ضرور ہوتی ہے۔ ان کے بنا تو شادی ادھوری ٹھہری ----"

زویہ کے کہنے پر احرار نے قہقہہ لگایا

"مجھے خوشی ہوئی کہ تم نے سمجھداری کا فیصلہ کرتے ہوئے مجھے مبارک دی۔ پھوپھو کی

طرح شور نہیں مچایا۔"

احرار چائے کے کپ کر کناروں پر انگلی پھیرتا بولا

"میں خوش ہوں ----"

وہ سر جھکائے بولی - اسکو دکھ ہوا تھا کیوں کہ احرار کرے نا کرے پر زویہ نے بچپن سے اسی کو چاہا تھا—



"کیا ضرورت تھی میری پری کا نکاح اس احرار سے کرنے کی ؟ ----"

نائیمہ لاونچ میں بیٹھی ہوئی اپنے دکڑے سنار ہی تھی

"کہاں میری رانی بیٹی اور کہاں وہ ایک عام سے ڈرائیور کا بیٹا؟ آپکی عقل کیا گھاس چرنے گئی تھی ؟ ---"

نیاز ہمایوں اور پری خاموشی سے اسکو سن رہے تھے

"چپ کیوں ہیں اب بولیں نا؟ مجھے جواب دیں ایسی بھی کیا قیامت ٹوٹ پڑی تھی کہ اس لڑکے سے پری کا نکاح پڑھوا دیا ؟ ----"

نائیمہ نے خاموش بیٹھے نیاز کو متوجہ کرنے کی کوشش کی

"موم پلیر ڈیڈ کی طبیعت ٹھیک نہیں - ڈاکٹر نے ان کو کسی بھی اسٹریس لینے سے منع کیا ہے --- اور ویلے بھی مجھے احرار میں کوئی ایسی غلط بات نہیں دکھتی --- تمیز والا، محنتی، خودار— اور سب کی عزت کرنے والا بندہ ہے ---- وہ ہر لحاظ سے بہتر ہے ----"

ہمایوں نے اپنی طرف سے سمجھانے کی کوشش کی

"آج کل یہ چیزیں ہونے کے ساتھ پیسا بھی ضروری ہوتا ہے --- پری کہاں ایڈجسٹ کر پائے گی اسکے تین کمروں والے چھوٹے سے گھر میں؟ بہنئیں میں تو کبھی بھی پری کو اس لڑکے کے ساتھ رخصت نہ کروں --- لوگ کیا کہیں گے کہ اپنے ہی ڈرائیور کے بیٹے کے ساتھ بیہا دیا بیٹی کو؟ ہمارا بھی کچھ اسٹیٹس ہے ----"

نائیمہ کی آخری بات کہتے ہوئے گردن اکڑ گئی غرور سے --- اور پری نکاح والے دن سے خاموش ہو گئی تھی --- اسکو اپنی قسمت کا رونا تھا --- وہ خاموش تھی اور جیسے کسی بھی بات کا دھیان نہیں دے رہی تھی

"اوہ کم آن موم --- اب آپ غرور کر رہی ہیں ----"

ہمایوں اپنی ماں کی سوچ پر اکتایا
"ہمایوں نائیمہ تم لوگ تھوڑی دیر کے لیے باہر جاؤ --- مجھے پری سے اکیلے میں بات کرنی ہے ----"

نیاز کے کہتے ہی ہمایوں اور نائیمہ اٹھ کر چلے گئے پر جاتے جاتے نائیمہ اپنی شکل ٹیڑھی کرنا نا بھولی

"پری ادھر بیٹھو میرے پاس ---"

نیاز کے کہنے پر پری نے اسکو سر اٹھا کر دیکھا—پر اسکے پاس بیٹھی نہیں۔

"ڈیڈ --- آخر کیوں کیا آپ نے ایسا--- کیا بھی میری حیثیت تھی کہ میرا اس احرار سے نکاح کروا دیا آپ نے—بوجہ تھی میں کوئی آپ پر؟--"

پری آنکھوں میں شکوہ لیئے بولی

"پری احرار تمہیں خوش رکھے گا—وہ بہت اچھا لڑکا ہے—اور بوجہ کی بات مت کرو— میں نے جو بھی کیا ہے سوچ سمجھ کر اور صرف تمہارے اچھے کے لیئے ہی کیا ہے—"

نیاز نے مدہم آواز میں کہا

"ڈیڈ خوش رہنے کی بات نہیں ہے--- بات ہے میری پسند کی—اور آپ نے میرا نکاح اس سے کروایا جس کو میں پسند تک نہیں کرتی۔ اس میں کہاں سے میرا اچھا ہوا بتائیں؟—"

پری کے بولے ہی اسکی آنکھوں سے آنسوؤں رواں ہو گئے—

"پری میں نہیں چاہتا تھا کہ تم کسی اور کی محبت میں آکر کوئی غلط قدم اٹھا لیتی--- مجھے اپنی عزت بچانے کے لیئے یہ کرنا پڑا۔---"

نیاز نے اس بار اپنی گردن جھکالی— پری نے بھگی آنکھوں کے ساتھ نیاز کو نا سمجھی سے دیکھا

"ڈیڈ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ ---"

پری کی رندہی ہوئی آواز نکلی

"میں نے اس دن تمہاری اور نایاب کی باتیں سن لی تمہیں-----"

نیاز کے کہنے پر پری نے آنکھیں میچ لی اور آنسوؤں کے دو موتی اسکے گال پر لڑکھ آئے۔
تو یہ بات تمھی جس نے اسکے باپ کو اتنا پریشان کر ڈالا تھا۔ پری سے وہاں زیادہ دیر کھڑا نا
رہ پایا اور وہ اپنی آنکھیں رگڑتی ہوئی وہاں سے بھاگ گئی۔ لاونچ سے نکلنے کے بعد اسکے
آنسو میں اور روانی آگئی۔



"کیا کر رہی ہو مسز؟ ---"

ہمایوں زیل سے فون پر مخاطب تھا

"دعا کر رہی تھی کہ آپکا فون نا آئے-----"

زیل بیڈ پر اوندھی لیٹی ہوئی لیپ ٹاپ میں اپنی اور پری کی تصویریں دیکھتی ہوئی بولی

"پھر تو تمہاری دعا رد ہوگئی ---"

ہمایوں مسکرایا

"میں دوبارہ دعا کرلوں گی۔۔۔ ایک دن تو پوری ہو جائے گی۔۔۔۔"

زئیل اب واقعی میں ہمایوں سے چڑنے لگی تھی

"ہاں ہوگی کیوں نہیں ہوگی۔۔۔ آئیگا ایک دن ایسا جس دن میں تمہیں نہیں بلکہ تم مجھے
کال کیا کروگی۔۔۔۔۔"

ہمایوں باز نا آیا

"ایسا دن بھی آئیگا نا۔۔۔ پر حقیقت میں نہیں بلکہ اپ کے خوابوں میں تو ضرور۔۔۔"

زئیل بھی اسی کی انداز میں بولی

"خوابوں میں تو پتہ نہیں کیا کیا آتا ہے۔۔۔۔۔"

ہمایوں پڑی سے اترنے لگا تھا اب

"کیا مطلب کیا کیا آتا ہے۔۔۔۔۔"

"مطلب کہ تم میں اور ہم دونوں کے بیچ سم تھنگ سم تھنگ۔۔۔۔۔"

ہمایوں کے بات سنتے ہی زئیل کے روگٹے کھڑے ہو گئے اور اس نے جلدی سے کال

کاڈی۔ جس پر ہمایوں ہنسا تھا

"مچڑ کہیں کا۔۔۔۔"

زئیل نے کہتے ہی اپنا فون اوف کر دیا جس پر ہمایوں کی دوبارہ کالز آرہی تھیں



"پری آج شلپنگ پہ چلتے ہیں نا— تم بھی گھر میں رہ رہ کر بور ہو گئی ہوگی۔۔۔۔"

نایاب پری کے پاس بیٹھی ہوئی بولی— پری اب پہلے کی طرح شوخ اور چنچل نہیں رہی
تمہی— اسکی خواہشوں کو ٹھینس پھونچی تمہی— پری اب غم صم اور اپنے کمرے تک
محدود رہنے لگی تمہی— نایاب روز اس سے ہنسانے کی کوشش کرتی— پر پری بس روکھا سا
مسکرا دیتی

"نایاب مجھے شرم آتی ہے اب بھر نکلتے ہوئے— لوگ اب مجھے اس احرار کی منکوحا کی نظر
سے دیکھیں گے۔۔۔۔"

پری اپنی سوچی ہوئی آنکھوں سے آنسو صاف کرتی بولی

"پری کسی کو اتنا چھوٹا نہیں سمجھنا چاہیئے—"

نایاب کو افسوس ہوا اسکی سوچ پر

"نایاب میں پری ہوں—پریسہ نیاز—اس ملک کے امیر ترین بزنس مین کی بیٹی—اور
میرا نکاح اس اس ڈرائیور کے بیٹے احرار سے ہوا ہے۔ میں کونے منہ سے نکلوں باہر...
بتاؤ نایاب مجھے—کیا میرے ساتھ نا انصافی نہیں ہے یہ؟---"

پری اب باقاعدہ چلا رہی تھی اور رو رہی تھی—اتنے دنوں کے بھڑاس تھی جو آج پری نکال
رہی تھی

"کوئی نا انصافی نہیں ہوئی تمہارے ساتھ—ہمارے بڑے ہمیشہ سہی فیصلہ لیتے
ہیں—اب اٹھو چلو شاباش----"

نایاب کے پاس اسکی باتوں کے اچھے سے جواب تھے پر ابھی وہ پری کی حالت دیکھتے
ہوئے اس سے بحث نہیں کرنا چاہتی تھی اسلیئے اسکے چہرے پر بہتے انسو صاف کرتی نرمی
سے بولی

"تمہیں نہیں لگتا کہ میری خوشیوں کو کسی کی نظر لگ گئی ہے ----"

پری کے کہتے ہی نایاب نے اسکو گلے سے لگا دیا اور پری کو رونے دیا—تا کہ اسکا کچھ دل
ہلکا ہو جائے



وہ دونوں شلپنگ پہ تھیں—جہاں انکو زمیل بھی دکھی—پری بس نایاب کے پیچھے پیچھے چل رہی تھی۔ ناکچہ دیکھ رہی تھی ناکچہ خرید رہی تھی۔ اور یہ بات زمیل نے بھی محسوس کی تھی کہ پری خاموش خاموش ہے ورنہ تو وہ شلپنگ کی دیوانی مہری۔۔ پری کا شلپنگ میں من نا لگا تو وہ نایاب سے ریسٹورنٹ میں بیٹھنے کا کہہ کر چلی گئی—زمیل نایاب کے پاس آئی

"پری کو کیا ہوا ہے بہت چُپ چُپ لگ رہی ہے۔۔۔۔۔"

زمیل نے نایاب سے ملنے کے بعد کہا

"یار بس کیا بتاؤں۔۔۔ قسمت بھی کیسے کیسے کھیل کھیلتی ہے نا۔۔۔۔"

ناياب نے وہاں رکے ایک صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"میں سمجھی نہیں نایاب؟۔۔"

زمیل بھی اسی کے ساتھ بیٹھ گئی

"پری کا نکاح ہو چکا ہے احرار سے۔۔۔۔"

ناياب رازدانی سے کہسپسائی

"احرار؟ وہ امین انکل کا بیٹا؟۔۔۔۔"

زمیل کو حیرت کا جھٹکا لگا—ناياب نے افسوس سے اثبات میں سر ہلایا

"لیکن یہ سب کیسے ہوا اور کب ؟ --"

زہیل کو پری کے لیے برا لگا— وہ جانتی تھی کہ پری احرار کو بالکل بھی پسند نہیں کرتی

"نیاز ماموں کی طبیعت خراب ہو گئی تھی تو انہوں نے فوری طور پر فیصلہ لیا۔۔۔۔"

نایاب نے پری اور اپنے درمیان ہونے والی بات جو نیاز سن چکا تھا اسکو گول کر کے سارا قصہ اسکو سنایا

"مجھے اس سے بات کرنی چاہیے یا— کیا پتہ اسکو میری ضرورت ہو۔۔۔۔"

زہیل کو اب پری کی فکر لاحق ہوئی

"شکر لڑکی تمہیں عقل تو آئی۔ پلیز جاکر پری سے بات کرو— اسکی بک بک نہیں سنی کتنے

دنوں سے— بور ہو گئی ہوں— شاید تم سے بات کر کہ ٹھیک ہو جائے—"

نایاب پھر سے اپنے شوخ انداز سے بولی جس پر زہیل دھیمی سے مسکرا دی



پری ریسٹورنٹ میں بیٹھی تھی—اور بیخیالی میں کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی—زویل نے اسکو دیکھا—پری کا چہرہ اسکو بُجھا بُجھا سا لگا تھا آج—پری اس طرح تیار بھی نہیں ہوئی تھی جس طرح پری اکثر تیار ہوتی نظر آتی تھی

زویل کا دل برا ہوا اسکو اس طرح دیکھ کر وہ جھٹ سے اسکے پاس گئی

"پری—یہاں اکیلی کیوں بیٹھی ہو-----"

زویل سامنے رکھی چیئر پر بیٹھی ہوئی بولی

پری نے سر اٹھا کر اسکو خالی خالی نظروں سے دیکھا اور پھر سے نظریں کھڑکی کی طرف کر لیں

"ایسے ہی---"

پری بولی—زویل اب سوچ رہی تھی کہ بات کی شروعات کیسے کرے—ایک تو اتنے دنوں بعد وہ دونوں بات کر رہی تھی

"اور سناو—کیسی ہو-----"

زویل کے پاس بھی تھا پوچھنے کو

"بس ٹھیک ہوں---تم بتاؤ-----"

"میں بھی ٹھیک-----"

دونوں کے لہجوں میں ہچکچاہٹ تھی کافی

"موسم اچھا ہو رہا ہے - ہے نا۔۔۔۔"

زمیل نے کہڑکی سے نیلے آسمان کو دیکھتے ہوئے کہا جہاں بادل ہی بادل تھے۔ پری نے بھی سر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا اور بس دھیمی سا مسکرا دی۔ اسکو بھلا کیسا اب کوئی موسم اچھا لگ سکتا ہے۔ وہ دکھی تھی اور اپنی تکلیف میں وہ اندازہ نا کر پائی کہ موسم اچھا ہے کہ نہیں۔ اب دونوں میں پھر سے خاموشی تھی

"یاد ہے۔۔۔ بچپن میں کیسے بادلوں کو دیکھ کر خود کے شیشے تجویز کرتے تھے۔۔۔"

پری کے دماغ میں ایک خوبصورت سی یاد آئی تو وہ ذکر کر بیٹھی

"ہا۔۔۔ اور ہر بار اچھا موسم ہونے پر شرط لگا لیتے تھے کہ بارش ہوگی کے نہیں۔"

زمیل بھی خوبصورت سے پل یاد کرتے بولی

"اور سردیوں کی بارش میں تو ہمارا مقابلہ ہوتا تھا کہ جو زیادہ دیر بارش میں کھڑا رہے۔۔۔۔"

پری کے چہرے پر بھی اب گہری مسکراہٹ تھی

"اور رات کی بارش میں کیسے ڈر کر تم انکل نیاز کے پاس چمپ جاتی تھی۔۔۔۔"

زمیل نے کہا

"ہا ہا ہا رات کی بارش سے تو ابھی بھی ڈر لگتا ہے۔۔۔"

پری کے کہنے پر پر وہ دونوں ہنس پڑی تھی—دونوں کے قہقہے گونج رہے تھے—اور گونجتے گونجتے دونوں کی ہنسی اب مسکراہٹ میں تبدیل ہو گئی تھی—کہہ دیر پھر خاموشی رہی

"سوری زبئی—مجھے اس طرح بیہوش نہیں کرنا چاہیئے تھا تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔"

پری کو احساس تھا—وہ ندامت سے بولی

"نہیں ایکچولی غلطی تمہاری نہیں۔ مجھے ہی تمہارے بھائی کو اتنا غلط نہیں بولنا چاہیئے

تھا—سوری۔۔۔۔۔"

زیل کو بھی شرمندگی ہوئی

"سو گالیاں دے دو بھائی کو تم—یہ سب نا انکی وجہ سے ہو رہا ہے۔ میں تو کہتی ہوں

چار پانچ اور گالیاں دے دو بھائی کو۔۔۔۔۔"

پری اب زیل کا ہاتھ تمھارے ہمایوں پر غصہ کرتی بولی

"گالیاں میں تمہیں نادوں—اتنے دن سے نخرے کر رہی تھی بلاوجہ—کمینی کہیں کی۔

۔۔۔۔۔"

زیل اسکے کندھے پر مکا رسید کرتے بولی

"انتہائی کوئی زلیل قسم کی عورت ہو زیل تم۔۔۔۔۔"

پری اور وہ دونوں پل بھر میں پرانی فام میں آچکی تھیں۔ پھر سے دونوں ہنس پڑی تھی اور ہنسنے کے بعد پھر وہ ہی خاموشی

"احرار اور تمہارا پتہ چلا مجھے۔۔۔"

زمیل اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھتی بولی۔ پری نے اسکو آئے لُو زید سب بتا دیا

"تو تم نے انکل کو صفائی کیوں نہیں دی۔ ایک مذاق تم پر اتنا بھاری پڑ گیا۔۔۔۔"

زمیل نے ساری بات سنتے ہوئے کہا

"میں ان کو صفائی نہیں دوں گی۔ وہ جیسا بولینگے میں کروں گی۔۔۔ مذاق میں ہی سہی شاید میں نے انکا یقین توڑا ہے۔ انکا فکر کرنا جائز تھا۔ پر اب انکی ہر بات خاموشی سے مان کر انکا یقین پھر سے جیتوں گی میں۔۔۔۔"

پری کو محبت تھی اپنے باپ کے یقین سے۔ جس کو ٹوٹتا ہوا دیکھ پری پریشان رہی تھی

"تو اگر کل کو انہوں نے تمہیں احرار کے ساتھ رخصت کرنے کو کہا تو پھر؟۔۔۔"

زمیل کے بولنے پر پری نے اسکو چونک کر دیکھا۔ پری کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہیں آئی تھی۔ زمیل کی بات سن کر پری کی پریشانی میں جیسے اضافہ ہوا تھا۔ وہ اب سوچ میں پڑ گئی تھی کہ کیا نیاز واقعی ایسا کرے گا اور کرے گا بھی تو کیا پری احرار کے ساتھ رہ پائے گی؟



زئیل آج شاپنگ کے بعد باہر کھڑی ڈرائیور کا ویٹ کر رہی تھی جب سامنے ہمایوں کی گاڑی کھڑی ہوئی—ہمایوں نے شیشہ نیچے کر کے اسکو مسکرا کر دیکھا اور ایک آنکھ دبا دی—جس پر زئیل دانت پیستی رہ گئی

"یہ اپنے غصے والے ایکسپریشن بعد میں دینا ابھی گاڑی میں بیٹھو آو۔۔۔"

ہمایوں وہیں سے بولا

"میں کیوں آؤں گی آپکی گاڑی میں؟ ----"

زئیل نے اسکو گہور کر کہا—ظاہر ہے وہ کیوں بیٹھتی اسکی گاڑی میں بھلا

"کیوں کہ آج تمہاری گاڑی نہیں آئے گی اسلیئے-----"

ہمایوں نے وہ ہی کمینی مسکراہٹ لیئے کہا

"آپ نے پھر سے ڈرائیور کو-----"

زئیل سمجھ گئی تھی اور اس بار زئیل کو اپنی بد قسمتی پر خوب رونا آیا

"آجاؤ بیٹھ جاو۔۔۔ ورنہ سب کے سامنے اٹھا کر گاڑی میں بٹھا کر لے جاؤں گا۔۔۔۔"

ہمایوں کے کہنے پر زئیل نے اسکو دیکھ کر پیر پٹھا۔۔۔ اور گاڑی کا پچھلا دروازہ کھول کر

بیٹھ گئی۔۔۔

"آگے بیٹھ جاؤ نا ڈارلنگ۔۔۔"

"میں ادھر ہی ٹھیک ہوں۔۔۔"

"لیکن میں نہیں ہوں۔۔۔ پیچھے سے تمہیں کیسے دیکھ پاؤں گا۔۔۔۔۔"

ہمایوں کے کہنے پر زیل نے ایک گہرا سانس لیا اور کھڑکی کی طرف دیکھنے لگی

"اُف تمہارے یہ نخرے—جان لے لینگے ایک دن۔۔۔"

ہمایوں اب گاڑی اسٹارٹ کر چکا تھا۔۔۔

"میں کوئی نخرے نہیں کر رہی۔۔۔۔۔"

زیل کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے بولی—ہمایوں نے بس مسکرا کر سر کو خم دی—
تھوڑی دیر بعد گاڑی ایک جگہ رکی۔۔۔ سنسان جگہ تھی اور لوگ بھی دور دور تک وہاں نظر
نہیں آ رہے تھے

"گاڑی کیوں روک دی۔۔۔۔۔"

زیل نے گھبرا کر پوچھا۔۔۔

"میں گاڑی نہیں چلاؤں گا۔۔۔ پیچھے بیٹھوں گا—گاڑی چلا کر بور ہو گیا ہوں۔۔۔۔۔"

ہمایوں یہ کہتا ہوا اپنی سیٹ سے اٹھ کر پیچھے بیٹھ گیا اور زمیل اسکو آنکھیں پھاڑ کر دیکھ رہی تھی—کیسا عجیب انسان تھا وہ —

"آپ پاگل ہو گئے ہیں ---- پلیز گاڑی چلائیں --- مجھے گھر پہنچنا ہے ---"

زمیل کافی زیادہ گھبرا گئی تھی—

"ایک تو تمہیں ہر وقت گھر جانے کی پڑی رہتی ہے --- اور سیدھی سی بات ہے میں تو گاڑی نہیں چلانے والا— تمہیں چلانے آتی ہو تو بے شک چلا لو۔۔۔۔"

ہمایوں سینے پر بازو باندھے بڑے آرام سے بولا

"مجھے نہیں آتی چلانا۔۔۔۔"

زمیل روتی شکل بناتی ہوئے بولی

"اوکے پھر میری بوریت دور ہو جائے تو چلاؤں گا پکا۔۔۔۔"

ہمایوں اسکے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامتا ہوا اسکی آنکھوں میں جھانک کر بولا

"کیا مطلب ؟ کیسے بوریت دور ہو جائے گی۔۔۔۔"

زمیل الجھ گئی

"تمہاری قربتوں سے۔۔۔۔"

ہمایوں نے کہتے ہوئے اسکی کمر میں ہاتھ دال کر خود کے قریب کیا—زویل اسکی شرٹ
مٹھیوں میں بہینچتی ہوئی آنکھیں میچ گئی—ہمایوں نے اسکی آنکھوں کو دیکھا جو بند
تھیں—اس نے زویل کی کمر کو دونوں بازو میں بہینچ لیا—جس سے ان دونوں کے
درمیان کا فاصلہ مٹ گیا۔۔۔ اب اس نے اپنے لب زویل کی بند آنکھوں پر رکھے۔۔۔
زویل کو اسکی موچھوں اور داڑھی کی چہن محسوس ہوئی

"ہٹیں۔۔۔۔"

زویل نے اپنا چہرہ دوسری طرف کر لیا

"کیوں ڈارلنگ۔۔۔۔"

ہمایوں نے اسکی کان میں سرگوشی کی

"آپکی موچھیں چہہ رہی ہیں۔۔۔۔"

زویل کی روتی ہوئی آواز نکلی — ہمایوں کی گرفت ڈھیلی ہوئی....

"ڈارلنگ رُو تو مت۔۔۔۔ تمہاری آنکھوں میں آنسو برداشت نہیں کر سکتا میں۔۔۔۔ بس اگر

اب روئی نا تو میں تمہیں اپنے ساتھ کہیں دور لے جاؤنگا اور تمہیں اتنا پیار دوںگا کہ تم روگی

نہیں—اگر پھر بھی تمہاری آنکھوں سے آنسو نکلا تو اس سے پی جاؤنگا میں۔۔۔۔"

ہمایوں نے اسکی آنکھیں صاف کرتے ہوئے پیار سے سمجھایا جیسے کسی چھوٹی سے بچے کو سمجھایا جاتا ہے

"اگر آپ نے ایسا کیا تو میں اور زیادہ روؤں گی۔۔۔۔۔"

زویل نا اپنا آپ اس سے چہڑواتے ہوئے کہا

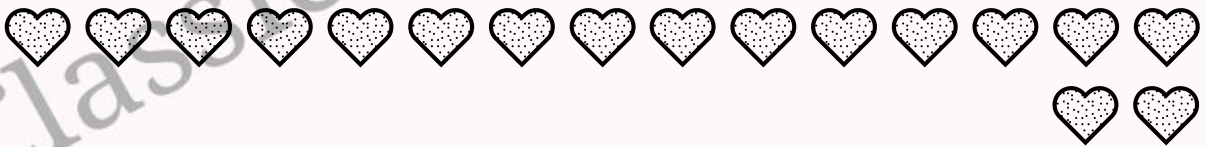
"پھر تو مجھے پانی کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔ سارا دن تمہارے آنسو ہی پیتا رہوں گا۔۔۔۔۔"

ہمایوں نے قہقہہ مارتے ہوئے کہا جس پر زویل کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی جس کو وہ چھپانے کی بہرپور کوشش کر رہی تھی لیکن ہمایوں نے وہ محسوس کر لی تھی

"اُف ایسے مسکراتی رہا کرو پھر تو مجھے بوریبت ہی نا ہو۔۔۔۔۔"

ہمایوں کی بات سن کر زویل نے اپنا چہرہ موڑ لیا۔ اور وہ وہاں سے اٹھ کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اب ہمایوں نے اسکو مزید تنگ کرنے کا ارادہ ترک کر کے اسکو گھر پھنچانا

چاہا



فائزہ کچن سے نکل کر آئی تو اسکو اپنا نالائق بیٹا وہیں صوفے پر بیٹھا نظر آیا جسکو تھوڑی دیر پہلے اسنے دہی لانے کو کہا تھا

"ابھی تک میہیں بیٹھے ہو؟ دہی لانے کو کہا تھا میں نے تمہیں؟-----"

وہ پہلوں کی باسکٹ سے پہل اٹھاتی اسکو یاد کروانے لگی

"سوری بہول گیا-----"

وہ موبائل میں مصروف شاید کوئی گیم کھیل رہا تھا

"کبھی موبائل چلانا بھی بہول جایا کرو-----"

فائزہ نے بری سی شکل بنائے کہا

"ناممکن ہے-----"

وہ اسی طرح موبائل میں گہسا ہوا بول رہا تھا

"فروٹس تم نے کھائے؟-----"

فائزہ نے اس سے پوچھا

"ہاں----"

"دہو کے کھائے؟-----"

فائزہ کے اس سوال نے اس کو حیران کر دیا۔ اسنے آخر موبائل سے نظریں اٹھائے اپنی
ماں کو دیکھا

"دہو کے تو بہت کھائے ہیں-----"

وہ افسردگی سے بولا..... اسکو اپنے دہو کے ہی یاد آ گئے تھے....

"اے او عاشق کی اولاد فروٹس دہو کے کھائے ہیں؟-----"

فائزہ اسکو ملا متی نظروں سے دیکھتی ہوئی واپس کچن میں چلی گئی اور وہ وہاں بیٹھا شاید کچھ
بولنے کے قابل نہیں رہا تھا۔ اسکو چپ لگ گئی....

"جلدی سے شادی کروا دوں تمہاری--- بگڑتے ہی جا رہے ہو نالائق-----"

فائزہ کی پہر سے کچن سے آواز آئی۔ یہ بات سنتے ہی نوفل کے دماغ میں جھٹ سے ایک
خیال آیا وہ موبائل صوفے پر پھینکتا ہوا کچن کی طرف بڑھا

"واہ امی--- کیا سوچا ہے آپ نے-----"

وہ خوشنماء حیرت سے فائزہ کو دیکھتا ہوا بولا--- فائزہ سمجھ نہ پائی کہ اسنے ایسا بھی کیا کہہ دیا

"کیا سوچا میں نے؟"۔۔۔۔۔ وہ بولی

"کچھ نہیں۔۔۔ اچھا میں نے ایک لڑکی پسند کی ہے اپنے لیے۔۔۔۔۔ آپ بس فٹاٹ اسکے
گھر جا کر رشتہ مانگ لیں۔۔۔۔۔"

نوفل بولتا ہی گیا۔۔ اور یہ سن کر فائزہ کو بہت خوشی ہوئی

"ہائے میری نالائق اولاد کو کچھ تو عقل آئی۔۔۔۔۔ بولو وہ کون ہے لڑکی۔۔۔۔۔ آج ہی جا کر
بات کرتی ہوں اسکے گھر۔۔۔۔۔"

فائزہ خوشی سے نوفل کو گلے لگاتے بولی

"نایاب سعد۔۔۔۔۔"

نام لینے کی دیری تھی اور فائزہ اپنی جگہ جامد ہو گئی

"نایاب سعد؟ سعد کی بیٹی؟"۔۔۔۔۔

فائزہ نے پھر بھی تصدیق کرنا چاہی

"ہاں امی۔۔۔۔۔" نوفل کے بولے پر فائزہ خاموش کھڑی رہی



نایاب اپنا سامان بند کر رہی تھی—وہ ادھر ادھر سے چیزیں ڈھونڈ کر بیگ میں رکھتی جا رہی تھی—اور پری منہ لٹکائے بیگ کے پاس بیٹھی نایاب کو دیکھ رہی تھی

"تمہیں آپا آخر کیوں بلا رہی ہیں۔۔۔۔"

پری نایاب کے پڑے دوپٹے سے لٹکتے موتی کو گھماتے ہوئے اداسی سے بولی

"یار اب کیا بتاؤں تمہیں۔ رشتہ کر لیا ہے دادو نے کہیں پر۔۔۔ اور تمہیں کیا لگتا ہے انہوں نے اتنی آسانی سے مجھے کراچی بھیجا؟۔۔۔ نہیں بھئی اتنی ضد کی تھی پھر دادو نے بھی شرط رکھ لی کہ جاؤ جا کر پڑھو پر جب بھی رشتہ طے کروں تمہیں ہر حال میں یہاں آکر شادی کرنی ہی ہوگی۔۔۔۔"

نایاب کپڑے تہہ کرتی ہوئی بول رہی تھی—پری غور سے اسکو دیکھ رہی تھی۔ جس کے چہرے پر کوئی خفگی سے آثار نہیں تھے—ورنہ پری تو کتنی پریشان تھی احرار کے ساتھ نکاح ہونے پر—

"تو وہ جو کوئی بھی ہوگا تم اس سے شادی کر لوگی؟۔۔۔۔"

پری نے پوچھا جس پر نایاب کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہو گئی

"ہاں کر لوں گی۔۔۔۔۔"

نایاب نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

"لیکن تمہاری بھی کوئی چاہ ہوگی کہ لڑکا ایسا ہونا چاہیئے ویسا ہونا چاہیئے - پھر اگر وہ تمہارے معیار کے مطابق نا ہوا تو-----"

پری اپنے سوالوں کے جواب نایاب سے تالاشنے لگی تھی....

نایاب کے دل و دماغ میں اس وقت احرار ہی تھا جس سے اس نے محبت کی تھی اور اب اسکو بھلانے کی کوشش کر رہی تھی

"پری میں نے چاہ رکھنا چھوڑ دی ہے--- کیوں کہ جو چاہا ہے آج تک وہ تو ملا نہیں----"

آخری مسکرا کر بولی

"تو مطلب تم آپا کو منع نہیں کروگی؟---"

"نہیں بہئی--- دادو میرا قتل کر دیں اور دادو کی جہاں مرضی میری شادی کریں---یہ

اختیار تو ان کو ہی دے رکھا ہے میں نے---" نایاب اس بار پھر مسکرائی

"تمہیں مس کروں گی میں----"

پری نے وہیں بیٹھے بیٹھے اسکو گلے لگا کر کہا

"میں بھی تمہیں اور زہیل کو بہت مس کروں گی۔۔۔ چلو اب ہٹو رلاؤ گی کیا پاگلی۔۔۔ اور
آنا میری شادی پر زہی کے ساتھ۔۔۔ سہی ہے۔۔۔"

نایاب نے اپنے آنسو چھپاتے ہوئے ہنسی۔۔۔ پر پری کافی زیادہ اداس تھی اسکے جانے پر



نایاب اور پری میں گارڈن میں بیٹھی ہوئی چائے پی رہی تھی جب دور سے نایاب کو احرار
آتا ہوا دکھائی دیا۔۔۔ وہ جلدی سے چائے کا کپ رکھتی ہوئی اٹھی۔۔۔
"احرار شکر تم آگئے۔۔۔ مجھے لگا تم نہیں آؤ گے۔۔۔۔۔"

نایاب خوشی سے چمکتی ہوئی بولی۔۔۔ نایاب جانے والی تھی تو اس نے احرار کو بھی بلایا تھا
۔۔۔ اس سے لے بغیر وہ کسے جاتی

"کیسی ہو تم؟۔۔۔"

احرار ایک نظر پری کو دیکھ نایاب سے مسکرا کر پوچھنے لگا۔ پری کو پہلی بار احرار سے
گھبراہٹ محسوس ہوئی تھی۔۔۔ اسکی نظروں سے اسکی موجودگی سے۔۔۔ شاید نئے رشتے کا اثر
تھا پر اثر کچھ اچھا نہیں تھا۔۔۔ پری کو اس سے اکتاہٹ آج بھی ہو رہی تھی۔۔۔

"میں ٹھیک --- پر تمہیں تو جب سے جا ب ملی ہے بھول ہی گئے اپنی بچپن کی دوست کو --- آتے کیوں نہیں ہو اب ؟ ---"

نایاب نے مسنویٰ ناراضگی سے کہا جس پر احرار ہنسا تھا

"بس جا میں ہی مصروف ہو گیا تھا بہت ---"

"نایاب بی بی آپکی گاڑی آگئی ہے ---"

ملازم نے دور سے آواز لگائی

"اچھا پری چلتی ہوں --- ماموں کا بتا دینا --- بائے سی یو ---"

نایاب پری سے گلے لگتے ہوئے بولی ---

"فون کرتی رہنا ---" پری نے اسکے دونوں ہاتھ تھام کر کہا

"ڈن ---"

نایاب نے کہہ کر اپنی پرس اٹھائی اور احرار کے ساتھ باہر کی طرف نکلنے لگی

"مبارک ہو تمہیں اپنی محبت مل ہی گئی ---"

نایاب نے چلتے ہوئے احرار سے کہا

"بس نکاح ہوا ہے—وہ بھی اس نے مجبوری میں کیا۔۔۔ ورنہ محبت کی محبت تو شاید
میسر ہی نہیں۔۔۔۔"

احرار جیب میں ہاتھ ڈالتا ہوا چل رہا تھا

"تمہیں اپنی محبت کی محبت بھی ضرور ملے گی۔ مجنوں۔۔۔۔"

نایاب نے پورے اعتماد سے کہا جس پر احرار کا قمقہ بلند ہوا

"تسلی دینے کا شکریہ۔۔۔۔"

احرار نے ہنستے ہوئے کہا

"اے او کجور۔ تسلی کا ہے کی۔۔۔ سچ کہہ رہی ہوں—دیکھنا ایک دن ایسا ہوگا اور یاد کرنا

کہ یہاں کھڑے ہو کر نایاب نے تم سے یہ کہا ہے۔۔۔۔"

نایاب کے کہنے پر احرار نے مسکراتے ہوئے کندھی اچکا دیا

"دیکھیں گے۔۔۔۔"

"اچھا چلتی ہوں—اور ہاں پری کو ایسے ہی پیار کرتے رہنا۔۔۔۔ ہے تھوڑی اکڑو۔۔۔۔ لیکن

پیار سے سدھر جائے گی۔۔۔۔"

نایاب نے مسکراتے ہوئے کہا اور جانے لگی

"نایاب----" احرار کے پکارنے پر وہ مڑی

"تم پری کو کبھی نہیں بتاؤگی کے میں اس سے محبت کرتا ہوں----"

احرار کے کہنے پر نایاب مسکرائی

"بے فکر رہو---- یہ حق میں تم سے کیوں چہینو بہلا----"

نایاب کو لگا احرار خود ہی اس سے بتانا چاہتا ہے تو وہ مسکرا کر اللہ حفظ کہتی چلی گئی----

احرار اسکو گاڑی تک چھوڑتا ہوا واپس اندر گیا

اور وہاں جاتے ہی پری کو کھڑے پا کر وہ چونکا---- دونوں کی نظریں ملی اور دونوں نے ہی

ایک ساتھ نظریں چرائی—

"تم نے نکاح سے منع کیوں نہیں کیا؟--"

"نیاز انکل کو منع نہیں کر سکتا تھا----"

احرار نے اس بار پری کے جھکے چہرے کو دیکھ کر کہا

"میں زیادہ دیر اس رشتے میں نہیں بندھی رہ سکتی---- تم پلیز مجھے طلاق دے دو----"

"

ان کے نکاح کے بعد یہ پہلی گفتگو تھی اور پری نے اس سے طلاق مانگی تھی

"اگر اس بات پہ انکل بھی راضی ہیں تو دے دوںگا طلاق۔۔۔۔"

احرار کافی سنجیدہ تھا

"وہ تم سے کبھی نہیں کہیں گے ایسا۔۔۔۔"

پری جہنجلائی

"دیکھو احرار تم جانتے ہو میں تمہیں پسند نہیں کرتی۔ شروع سے ہی۔ ہم دونوں اس رشتے

میں نہیں بندھے رہ سکتے۔ یہ رشتہ زیادہ دیر نہیں چل سکتا۔"

پری کے کہنے پر احرار نے ایک طویل سانس لی۔ اور جواب آیا

"تم کسی اور کو پسند کرتی ہو؟۔۔۔۔۔"

احرار چاہ کر بھی اپنے لہجے میں اتنی سختی پر ضبط نہ پاسکا

پری نے چونک کر اسکو دیکھا۔۔۔۔۔ پر اسکے پاس جواب نہیں تھا۔۔۔۔۔ وہ ہاں بولے یا نا بولے؟

کیوں کہ نوافل ہی تھا جس سے چاہ کر پری نے اتنی بڑی قیمت چکائی تھی۔۔۔۔۔ کیا وہ اپنے

باپ کا یقین کھو کر ابھی بھی ہاں بولتی؟ پری یہی سوچ رہی تھی کہ احرار پھر سے بولا

"دیکھو پری تم انکل سے ہی بات کرو اس بارے میں۔ اور ہاں پری اگر تم کسی کو پسند

بھی کرتی ہو نا تو اسکو اپنے دل و دماغ سے نکال دو جب تک تم میرے نکاح میں ہو۔۔۔۔۔۔۔"

"

احرار یہ کہتا ہوا رکا نہیں - اور پری نے اسکا یہ رویہ دیکھ کر مٹھیاں بچپنچ لی
"لنگور کہیں کا۔۔۔۔"

پری کہتے ہوئے واپس کرسی پر بیٹھ گئی



آج نایاب کا مایوں تھا اور میلے جوڑے میں سبھی سنوری بیٹی مسلسل ہونے والی رسموں
سے اکتا گئی تھی۔۔۔۔

"یہ پری اور زیل کہاں مر گئی ہیں۔۔۔۔"

ناياب گھونگھٹ کے اندر سے بڑبڑائی

"دادو میرا دم گھٹ رہا ہے گھونگھٹ میں۔۔۔۔ کیا میں اُتلار دوں؟۔۔۔۔"

ناياب نے سامنے بیٹھی اپنی دادی سے دھیمی آواز میں کہا

"دلہنیں اتنی باتیں نہیں کرتی۔۔۔۔ شرم نام کی کوئی چیز ہی نہیں تم میں تو لڑکی۔۔۔۔"

دادی نے ناک پھلا کر کہا تو نایاب خاموش ہو گئی

"دادو ایک کام کرو نا وہ زیل اور پری کو بلاو۔۔۔ پتہ نہیں کہاں رہ گئی ہیں وہ۔۔۔"

"لڑکیاں باہر ہلہ گلا کر رہی ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں وہ دونوں۔"

دادی نے کہا اور اسی دوران پری اور زیل اندر داخل ہوئیں

"اچھا بیٹھو اس کے ساتھ میں ذرا باہر دیکھ لوں۔ اور خبردار جو اسکو گھونگھٹ اوپر کرنے

دیا۔ اس کے ساتھ تم دونوں کو بھی پنکھوں کو سے ماروں گی۔۔۔"

دادی کہہ کر چلی گئی اور زیل پری نے اپنی ہنسی دبائے منڈھی اثبات میں ہلا دی اور ان

کے جانے کے بعد ہی نایاب نے گھونگھٹ اٹھایا اور لمبا سانس لیا

"اُف اللہ۔۔۔ دادو نے تو آج مجھے مارنے کا پکا ارادہ کر ہی لیا ہے۔ اور تم دونوں کو اپنے

ناچنے گانے کا پڑا تھا۔ منحوس عورتوں یہاں میری جان نکلنے کو تھی۔۔۔۔"

ناياب نے باری باری دونوں کو غصے سے دیکھا

"کسی بھی ہینگل سے تم دلسن نہیں لگ رہی نایاب۔۔۔ کیسے بیشرموں کی طرح بیٹھی ہو

لڑکی۔"

زیل اپنا ہاتھ منہ پر رکھتے دادی کی ایکٹنگ کرتے ہوئے بولی۔ جس پر پری ہنس دی

"ناياب کی زبان کو تو اسکی ساس ننڈیں ہی تالا لگوا سکتی ہیں۔۔۔"

پری کے کہنے پر زمیل اور پری نے قہقہہ مارتے ہوئے ایک دوسرے کو تالی دی جس پر
نایاب نے ان کو اپنا پنجا کھول کر دکھایا۔۔۔۔

"تم دونوں کے لیے گفٹ۔۔۔۔"

نایاب نے دانت سکڑتے ہوئے کہا

"اچھا یہ تو بتاؤ جیجو کو دیکھا ہے کہ نہیں—کیسے دکھتے ہیں۔۔۔۔ بتاؤ نا۔۔۔۔" زمیل نے کہا
زمیل اور پری اب سرک کر نایاب کے ساتھ بیٹھی—یہ بات سن کر نایاب نے پری کو
دیکھا

"نوفل سے شادی ہو رہی ہے میری۔۔۔۔"

نایاب نے پری کو دیکھ کر کہا۔ جس پر پری کے چہرے سے مسکراہٹ غائب گئی۔ اور
زمیل نے بھی حیران ہوتے ہوئے پری کو دیکھا۔ جو اپنی جگہ ساکت سی ہو گئی تھی

"نوفل؟ وہ ہیری پوٹر؟۔۔۔۔"

زمیل کے پوچھنے پر نایاب نے سر اثبات میں ہلایا اور اپنی نظریں جھکا دی

"نایاب تم کیا کہہ رہی ہو؟ مذاق کر رہی ہو نا؟۔۔۔۔"

پری خود کو بمشکل سمبھالتی ہوئی بولی

"پری میں سچ کہہ رہی ہوں— میں نے تمہیں بتایا نہیں تھا پر نوافل بہت دنوں سے میرے پیچھے پڑا تھا— اور اس نے رشتہ بھجوا دیا تو دادو نے رشتہ پکا کر لیا— میں نے خود آج اسکی تصویر دیکھی تو مجھے پتہ چلا۔۔۔"

نایاب نے پوری بات پری کے گوش کردی

"ہم اچھا۔۔۔" پری کی آنکھیں نم ہونے لگی تھیں پر وہ مسکراتے ہوئے بولی

"پری—" زمیل نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا تو پری نے زبردستی مسکرانے کی سعی کی

"پری ذرا ادھر آنا۔۔۔"

دادی کی آواز پر وہ سب چونکی

"تم بیٹھو— میں جاتی ہوں—"

پری اٹھنے کو تھی پر زمیل نے اسکو روکا کہ پری ابھی ٹھیک نہیں اور خود چلی گئی۔

"پری آئی ایم سوری— میں نے دادو کو منع کرنے کی کوشش کی تھی پر تم جانتی ہو

ان کو، کتنی ضدی ہیں۔۔۔"

نایاب نے پری کے ٹھنڈے پڑتے ہاتھوں کو تھام کر نرمی سے کہا

"نایاب تم کیوں سوری بول رہی ہو— اُس او کے اگر وہ تمہیں پسند کرتا ہے تو۔۔۔"

پری زبردستی ہنسی تھی جو کہ نایاب جانتی ہی تھی

"تم خوش ہونا۔۔۔۔"

پری اسکے کندھے پر مکا رسید کرتی بولی

"مجھے ناخوشی ہے ناغم—میرا مائٹڈ سیٹ تھا کہ دادو کی مرضی سے ہی شادی کرنی ہے۔

--"

ناياب کے کہنے پر پری نے آنسو پر ضبط پاتے ہوئے سر اثبات میں ہلا دیا اور مسکرانے لگی
— نایاب اسکو خاموشی سے دیکھتی رہی

"تم اداس مت ہو پلیز۔۔۔۔"

ناياب کے کہنے پر پری نے نفی میں گردن ہلا دی — نایاب سمجھ گئی تھی کہ پری کو رونا
آ رہا ہے تو نایاب نے جھٹ سے اسکو گلے لگا لیا — پری نے اسکو زور سے پکڑتے ہوئے آنسو
پر ضبط پایا تھا۔۔۔

"پری اگر تم کسی کو پسند بھی کرتی ہونا تو اسکو اپنے دل و دماغ سے نکال دو جب تک تم
میرے نکاح میں ہو"

احرار کے الفاظ تھے جو پری کے کانوں میں گونجے تھے۔۔۔

اور ان الفاظوں نے پری کو ناجانے کیوں رونے نہیں دیا۔۔۔ آنسو بھی شاید آج نکلنے کو
بے تاب ناتمے۔۔۔۔ پری رونا چاہتی تھی پر نارو سکی۔۔۔ کیوں؟ یہ پری کو سمجھ نہ آ سکا



دادی نے زمیل کو کچن سے مشروبات لانے کو کہا تھا۔ وہ کچن میں تھی۔ کچن کافی
تنگ اور چھوٹا سا تھا۔ نایاب ٹرے میں گلاس رکھ رہی تھی کہ اچانک ہمایوں کچن میں
داخل ہوا اور اسکا دروازہ بند کیا۔ زمیل کی سانس رک گئی اسکو یہاں دیکھ کر

"آپ یہاں کسے۔ دیکھیں چلے جائیں کسی نے دیکھ لیا تو مسئلہ ہو جائے گا۔۔۔"

زمیل بالکل دیوار سے لگی ہوئی بولی۔ کیوں کہ کچن کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے اسکو
لگ رہا تھا ہمایوں بہت قریب کھڑا ہے اسکے

"کیا یار زمیل؟۔۔۔ یہ تمہیں ہر وقت کسی نا کسی کا ڈر کیوں لگا رہتا ہے۔۔۔"

ہمایوں اپنا ماتھا چھوٹا ہوا بولا

"کیوں کہ لڑکی ہوں نا۔ عزت کا ڈر ہوتا ہے۔۔۔"

زمیل اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتی بولی۔ جس پر ہمایوں کے چہرے پر سنجیدگی آئی اور آبرو
اچکا کر اسکے پاس بڑھنے لگا۔ زمیل خود میں اور سمٹ گئی۔ ہمایوں نے اسکے ارد گرد دیوار
پر دونوں ہاتھ رکھ کر اسکے فرار ہونے کا راستہ بند کیا

"تم میری منکوحا ہو اب اور تمہاری عزت میری عزت ہے۔۔۔ تم سے پہلے تمہاری عزت کا میں سوچتا ہوں۔۔۔"

ہمایوں نے اسکی جھکی آنکھوں کو دیکھتے ہوئے کہا اور پھر ہاتھ سے اسکی تھوڑی کو پکڑ کر اسکا چہرہ اونچا کیا

"اور یہ ڈرٹی کیوں ہو ہمیشہ مجھ سے — کچھ کیا ہے آج تک تمہارے ساتھ؟۔۔ ہاں بس چھوٹی موٹی شرارتوں کے علاوہ؟۔۔۔۔"

ہمایوں نے کہنے کے بعد اسکی تھوڑی پر اپنے لب رکھ لیئے جس پر زہیل آنکھیں میچ گئی اور اسکی سانسیں تیز ہونے لگی تھیں

"بھوک لگی ہے — کچھ کھلا ہی دو۔۔۔۔"

ہمایوں پیچھے ہٹتا ہوا بولا تو زہیل کی جان خلاصی ہوئی — اور جلدی سے وہ کچھ کھانے کو تلاشنے لگی کے جلدی سے اس بلا سے جان چھوٹے —

"یہ لیں — اب جائیں۔۔۔" زہیل نے پلیٹ میں اسکو دو سمو سے رکھ کر دیئے

"جاؤں کہاں — کھلاؤ نا مجھے اپنے ان ہاتھوں سے ڈارلنگ۔۔۔"

ہمایوں مسکرا کر دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا ہو گیا

"آپ خود بھی تو کھا سکتے ہیں۔۔۔"

زئیل نے اسکو گھورا

"خود ہی کھاتا ہوں روز تو—ایک بائٹ کھلا دو کیا ہو جائے گا—"

ہمایوں نے بچوں کی طرح ضد کی — زئیل نے جلدی سے سموسہ اٹھا کر اسکے منہ کے قریب کیا تو ہمایوں نے اسکا ہاتھ پکڑ کر سموسے سے ایک بائٹ لیا اور پھر وہ ہی سموسہ زئیل کے منہ کے قریب کیا جس سے زئیل نے بھی ایک بائٹ لیا

"ساتھ کھانے سے پیار بھرتا ہے ---"

ہمایوں نے کہا

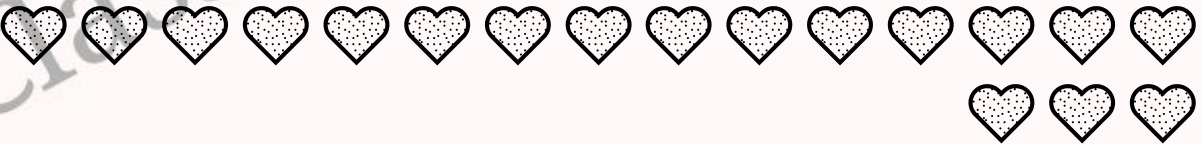
"پیار ہے ہی نہیں تو بڑ ہے گا کیسے ---" زئیل بگڑی

"پیار تو ہے بس تم جان نہیں پا رہی ---"

ہمایوں یہ کہتا ہوا پلیٹ لیئے باہر چلا گیا

"مچڑ ---"

زئیل بھی ٹرے لیئے باہر نکلی



رات کا پہر تھا نایاب اپنے بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی۔ اسکی آنکھوں سے نیند غائب تھی۔
سارا دن اپنے دکھ چھپانے کی اداکاری کر کہ وہ تھک گئی تھی۔ اب جا کر اسکو کچھ تنہا
وقت میسر ہوا تھا جس میں وہ تھوڑا سا رَو سکے۔ زیرو والٹ کے بلب کی سبز روشنی کمرے
میں مدہم تھی۔ اس نے گردن موڑ کر سامنے سوئی ہوئی دادی کو دیکھا۔ وہ نیند میں
تھی۔ نایاب نے اپنے تکیے کے نیچے سے فون نکالا اور ان لاک کر کے احرار کی تصویر
کہولی۔ اسکو دیکھتے ہی نایاب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تو آنکھوں میں نہی تھی۔۔۔۔۔ نایاب
نے احرار کی تصویر ڈلیٹ کی اور سونے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔ وہ اسکی تصویر اپنے
فون سے تو ڈلیٹ کر چکی تھی پر کیا اسکو اپنے دل سے بھی ڈلیٹ کر پائے گی ؟



نایاب کی رخصتی کا دن تھا آج۔ نکاح کے بعد نایاب اور نوفل صوفے پر براجمان ہر کسی
کی نظروں کا مرکز بنے ہوئے تھے۔ نوفل سفید شیروانی میں ملبوس بالوں کو جیل سے
سیٹ کیئے کافی ڈیشنگ دلہا لگ رہا تھا۔ نایاب سہاگ کے لال جوڑے میں تھی اور

گھونگٹ کیئے بیٹھی تھی۔ وہ سر جھکائے بیٹھی تھی اور نفل کے پاس بیٹھنے سے گھبرا رہی تھی۔

"مس نایاب کیسا لگ رہا ہے — مسز نفل بن کر؟ ----"

نفیل نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے سرگوشی کی — نایاب نے بس اسکے بولے پر اپنی گردن مزید جھکا دی

"عجیب انسان ہے ----" نایاب نے دل میں کہا اور اسکے جھکے ہوئے سر کو دیکھ نفل مسکرایا اور اپنی مسکراہٹ چھپانے کی کوشش کرنے لگا

دور کھڑی پری ان دونوں کو دیکھ رہی تھی نفل اسکو کافی خوش دکھائی دیا تھا — پری نے اسکو خوش دلی سے مبارک بھی دی تھی۔ پری سے اور دیکھنا گیا تو وہ اپنی آنکھوں کا کونا صاف کرتے ہوئے جسے ہی مری پیچھے سے گھاگھی میں آتے احرار سے ٹکرائی —

احرار پری دونوں نے ایک دوسرے کو چونک کر دیکھا — اور احرار اسکے خوبصورت چہرے میں پھر سے کھو گیا تھا —

"ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟ ----"

پری کڑے تیور لیئے بولی

"دیکھ رہا ہوں کہ کل جو لوگ مجھے دیکھنا پسند نہیں کرتے تھے آج مجھ سے بات کرنے کے بہانے ڈھونڈ رہے ہیں۔۔۔۔"

احرار نے تاثر نارمل رکھتے ہوئے کہا

"بات کرنے کے بہانے ڈھونڈوں گی میں اور وہ بھی تم سے؟ باہا احرار مجھے تو تمہیں دیکھنا بھی گوارہ نہیں ہے۔۔۔۔"

پری نے دونوں بازو اپنے سینے پر باندھتے ہوئے کہا۔ احرار خاموش لیکن مسکراتے ہوئے اسکو دیکھ رہا تھا۔۔۔ وہ پری کے سامنے آیا۔۔۔ پری تھوڑا بہو کھلائی۔ احرار نے اسکو بازو سے پکڑ کر تھوڑا خود کی اور کہینچا۔ پری کانپ رہی تھی اسکے چہونے سے۔ وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی احرار کیا کرنا چاہتا ہست۔ احرار اپنا ہاتھ پری کے ہونٹوں تک لے آیا۔ اور اس نے اپنے انگھوٹے سے پری کے نچلے ہونٹ سے باہر نکلتی ہوئی لپسٹک صاف کی۔ پھر اسکو چہور دیا۔ پری ساکت سی اسکو دیکھے گئی

"خوبصورت لگ رہی ہو۔۔۔۔۔"

احرار یہ کہتا ہوا وہاں سے چلا گیا اور پری نے اپنے نتن پھلا دی

"اور تم بہت بد صورت۔۔۔۔" پری اسکی پشت دیکھتی ہوئی بولی



نایاب اب نوفل کے کمرے میں موجود تھی—نایاب دلہنوں والے روپ میں سچی دہی بیڈ پر بیٹھی تھی—ہر سو پھولوں کی خوشبو چھائی ہوئی تھی—اسکے چہرے پر اب گھبراہٹ نے ڈیرا کر لیا تھا—فائزہ بہت کچھ بول رہی تھی پر نایاب جیسے اسکی باتوں پر اتنی توجہ نہیں دے رہی تھی

"تم سن رہی ہو نامیری بات نایاب؟ ---"

فائزہ نے اسکے ٹھنڈے پڑتے ہاتھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا—نایاب نے سر جھٹک کر اسکی طرف دیکھا

"جی آنٹی ---"

"نوفل آتا ہی ہوگا—ضرور اسکو اپنے دوستوں نے آن گھیرا ہوگا—ہمیشہ سے ہی بہت

سوشل رہا ہے نوفل—دوستوں میں پارٹیز وغیرہ یہ وہ—"

نایاب کو اندازہ ہو رہا تھا کہ فائزہ کافی باتونی ہے۔ جو کہ نایاب کو اچھا لگ بھی لگ رہا تھا۔

"ویلے تھوڑا بگڑا ہوا بھی ہے—پر تم ہونا۔۔۔ سدھار دینا۔۔۔ میری طرف سے تمہیں اجازت ہے جتنے ڈنڈے لگا کہ سدھارنا چاہو سدھارنا اسکو۔۔۔ میرے چہتروں سے تو سدھرا نہیں وہ۔ شاید بیوی کے ڈنڈوں سے ہی سدھر جائے۔"

فائزہ نے شکل کو ٹیڑھا کر کے کہا اور نایاب اسکی اس بات پر کھلکھلا کر ہنس دی تھی "ایسے ہی ہستی رہا کرو بہت پیاری لگتی ہو—اچھا میں زرا اپنی بگڑی ہوئی اولاد کو دیکھ کر آوں—پتہ نہیں کہاں غائب ہے یہ لڑکا۔"

فائزہ مسکرا کر بولی اور کمرے سے باہر نکل آئی.... تبھی اسکو نوفل آتا ہوا دکھائی دیا—

"نوفل تم سچ میں نایاب کو پسند کرتے ہو نا؟۔۔۔۔"

فائزہ کے دل میں ابھی بھی خلش تھی

"ہاں امی۔ آپکو بتایا تو تھا۔"

نوفل اثبات میں سر ہلائے بولا

"وہ لڑکی بہت معصوم ہے—اسکا بہت سارا خیال رکھنا۔۔۔ اور کبھی بھی اسکے باپ کو

لے کر اس پر کوئی ظلم نا کرنا۔۔۔"

فائزہ نے پھر بھی اسکو سمجھانا چاہا

"امی آپ بے فکر رہیں—"

"اچھا جاو—اندر تمھارا انتظار کر رہی ہے۔ کب سے بیٹھ بیٹھ کر کمر اکڑ گئی ہوگی اسکی۔۔۔"

فائزہ اس سے کہہ کر چلی گئی نوفل بھی گردان اثبات میں ہلا کر کمرے کی جانب قدم بڑھانے لگا



"--- آج اپنی جیت کا جشن منا کر آیا ہوں۔۔۔ وہ وہ لڑکی جو میرے کمرے میں میری دلہن بنی بیٹھی ہے نا۔۔۔ جب جب اسکو دیکھتا ہوں اپنے باپ کی موت یاد آتی ہے۔۔۔ اب وہ میری مٹھی میں ہے—تڑپاؤں گا میں اسکو جیسے میں تڑپا تھا اتنے سال۔۔۔"

نوفل لال آنکھوں میں نفرت لیے سوچتا ہوا کمرے کا دروازہ کھولے لگا تھا—کمرے کا دروازہ کھلا—نایاب کو نوفل آتا ہوا دکھا اور نوفل کو دیکھ کر نایاب خود میں سمٹ گئی۔۔۔۔۔

نوفل دروازہ لاک کرتا، نایاب کے پاس جانے کے بجائے الماری کی طرف گیا—نایاب نے اسکو دیکھا اور پھر سے سر جھکائے بیٹھی رہی—اب نوفل الماری سے ایک بوتل نکال کر صوفے پہ بیٹھا—اور بوتل سے شراب گلاس میں انڈیلنے لگا—اب نایاب کے ہوش اڑ گئے تھے۔ اسکو پتا تھا نوفل بگڑا ہوا ہے پر شراب بھی ہے یہ نایاب کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔ نایاب تو نفرت کرتی تھی شرابیوں سے کیوں کہ اسکا خود کا باپ بھی شرابی

ہی تھا—گلے ہی پل نفل نایاب کے پاس بیڈ پر بیٹھا تھا اور نایاب کو بغور دیکھنے لگا۔
ناياب اب اسكے يوں ديكھنے سے الجھ رہى تھى—

"كيسا لگ رہا ہے ؟ ----"

نوفيل اسى طرح اسكو ديكھتا ہوا پوچھنے لگا نایاب نے نظریں اٹھا كر اسكو ديكھا اور پھر سے جھكا
لیں

"مجھے اندازہ نہیں تھا کہ تم میرے گھر رشتہ بھیج گے۔۔۔"

"خير اندازہ تو مجھے بھی نہیں تھا پر شاید وقت میرے ساتھ ہے۔۔۔۔"

نوفيل يہ کہتا ہوا بيڈ پر سجے پھولوں کو ديكھنے لگا
"كيا يار كيون يہ پھول بچھائے گئے ہيں۔۔۔ شادى كو كچھ زيادہ ہى سريئر لے ليا ناسب
نے۔۔۔۔"

نوفيل بولے كے ساتھ ساتھ سارے پھولوں كو بيڈ سے اٹھائے پھينكنے لگا—پر دوسرى
طرف نایاب اسكو حيرت سے ديكھ رہى تھى اسكو لگا شاید وہ پاگل ہو گیا ہے—

"اور تم يہ اتنى سبى سنورى كس ليئے بيٹھى ہو۔۔۔ اٹھو ميرے بيڈ سے۔۔۔۔"

نوفيل اسكو بازو سے كھينچ كر اٹلانے لگا تھا

"نوفيل پاگل ہو گئے ہو تم—كيا كر رہے ہو يہ۔۔۔۔"

نایاب اپنا بازو چمڑوانے کی کوشش کرنے لگی

"تمہیں کیا لگتا ہے --- تمہیں پسند کرتا ہوں میں؟ اسلیئے تمہارے پاس رشتہ بھیجا؟ ---"

نوفیل اسکا چہرہ دبوچے بولا

"تمہارا باپ سعد—یاد ہے اس نے ایک قتل کیا تھا۔۔۔ وہ میرا باپ تھا جس کو تمہارے باپ نے بڑی بے رحمی سے مارا تھا۔۔۔ وہ تو اپنی سزہ کاٹے بناء ہی مر گیا لیکن تم۔۔۔ تمہیں تڑپایا کرونگا میں—اپنے باپ کا بدلہ لوں گا تم سے۔۔۔ تنہی مجھے سکوں آئے گا۔۔۔"

اس نے بات ختم کر کے نایاب کے چہرے کو زور سے جھٹکا جس سے نایاب کا سر بیڈ پر لگا—اسکا سر چکرا گیا ایک چوٹ لگنے سے دوسرا نوفل کی باتیں سن کر—نایاب کو تو اندازہ ہی نہیں تھا کہ نوفیل نے اس سے بدلہ لینے کے لیئے شادی کی—

"بابا نے جن کو مارا وہ تمہارا باپ۔۔۔ یہ—میری کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا نوفل۔۔۔"

نایاب اپنا سر پکڑے بڑبڑا رہی تھی

"سب سمجھا دوں گا تمہیں۔۔۔۔ تم انتظار تو کرو۔۔۔"

نوفل بیڈ پر بیٹھ کر اسکے بال اپنی مٹھی میں جکڑتا ہوا—نایاب کا ٹیکہ اسکو ماتھے میں چھپنے لگا تھا

"تمہاری زندگی عذاب بنا دوں گا میں نایاب۔۔۔۔"

نوفل اب اسکا چہرہ خود کے سامنے کرتا ہوا

"نوفل مجھ سے دور ہو—تمہارے منہ سے شراب کی بو آ رہی ہے۔۔۔"

نایاب درد سے سسکتی ہوئی بولی

"جس چیز سے تمہیں تکلیف ہوگی نا وہ میں کروں گا۔۔۔ جب بھی خود کو بے سکون

محسوس کروں گا تب تب تمہیں تکلیف دیا کروں گا۔۔۔"

نوفل نے کہنے کے ساتھ ہی اسکے سر سے دوپٹہ کھینچ کر دور پھینکا—جس سے دوپٹے کی

پن نایاب کے کندھے پر چُھب گئی اور ٹیکہ لٹک کر گر گیا

"نوفل تم پاگل ہو گئے ہو—چھوڑو مجھے—مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔"

نایاب اب اسکی بانہوں میں کسی مچھلی کی طرح پھڑپھڑا رہی تھی—نوفل نے اسکی کمر کو

بھینچ کر خود کے قریب کیا—نوفل کی پکڑ اتنی سخت تھی کہ نایاب کو اپنی پسلیاں ٹوٹی

ہوئی محسوس ہوئیں

"نفرت ہے مجھے تم سے - تمہارے چہرے سے - اور تمہارے وجود سے۔۔۔۔"

نوفل انگھوٹے سے بردری سے اسکی لپسٹک مٹانے لگا تھی۔

"اور یہ کیوں سجایا گیا ہے تمہیں اتنا—تمہاری بربادی کے لیئے؟ ---"

نوفل اسکے گلے میں ہار کو دیکھتا ہوا بولا۔ ور جھٹ سے اسکے گلے سے ہار کھینچ کر اتارا—ہار
خینچنے سے اسکی ڈوریاں ٹوٹ گئی اور نایاب کے گلے میں لال نشان چھوڑ گئیں۔---

"آہ نوفل۔۔۔ وحشی انسان ہو تم۔۔۔ مجھے چھوڑو—پلیز مجھے چھوڑو—مجھے کافی درد محسوس

ہو رہا ہے۔۔۔۔"

نایاب اب ضبط کھو چکی تھی اور اسکی بانہوں میں بے بسی سے چلا رہی تھی—

نوفل اسکو تڑپتا ہوا دیکھ کر مسکرایا اور نشے کی چور حالت من نایاب کے گردن جہان نشان
پڑ چکے تھے وہیں اپنے ہونٹ رکھ دیئے۔ نایاب ٹپ اٹھی تھی—اسکی سانسیں بے
ترتیب ہوئی اور دل کسی زخمی پندے کی طرح پھڑپھڑانے لگا تھا۔ نوفل کا تکلیف دیتا لمس
اسکو جھلسا رہا تھا

نوفل کی گرفت ہلکی ہوئی نایاب کی کمر سے۔ اور اُس کے ہاتھ پاؤں نے حرکت کرنا چھوڑی

تو نایاب نے اُس کے سینے پر ہاتھ رکھے اسکو پیچھے دکھا دیا جس سے وہ بیڈ پر لیٹتا چلا گیا—

نشا اپنا کم کر گیا تھا اور نوفل اب نیند میں تھا

نایاب جلدی سے بیڈ سے اٹھی اور آئینے کے سامنے کھڑی ہوئی—چہرے پہ لپسٹک پہیلی ہوئی— بال اجڑے ہوئے۔ اسکی بکھری ہوئی حالت دیکھ کے کوئی بھی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ چار گھنٹے کی نئی نویلی دلہن ہے۔۔۔

"یا اللہ یہ کس مصیبت میں آپ نے مجھے ڈال دیا ہے۔۔۔"

نایاب پیچھے نوفیل کو دیکھتی ہوئی بولی اور زمین پر گرتی چلی گئی—وہ اب ہاتھوں میں اپنا چہرہ چھپائے رونے لگی تھی

اپنے آپکو دیکھ کر آج اسکو اپنی ماں کی یاد آئی تھی۔ اسکا باپ بھی تو اسکی ماں کو اسی طرح ذلیل کیا کرتا تھا—نایاب کو آج اپنے وجود کی تزیل محسوس ہوئی تھی—اس نے کہاں سوچا تھا کہ اسکی قسمت بھی اسکی ماں جیسی نکلے گی—وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی—اور وہ درندہ نما انسان اسکو تکلیف پہونچا کر خود سکوں کی نیند سو رہا تھا— پر نایاب خاموش رہنے والوں میں سے نہیں تھی—نایاب نے طے کر لیا تھا کہ وہ اپنی ماں کی طرح خاموشی سے ظلم نہیں سہتی رہے گی



نیاز کو آج نیند نہیں آرہی تھی—وہ بہت دنوں سے دیکھ رہا تھا پری اور احرار کی گفتگو کس قسم کی ہوتی تھی۔ پری کا رویہ احرار کے ساتھ کافی غلط لگا تھا نیاز کو—

پہلے کی بات اور تھی لیکن اب احرار اسکا شوہر تھا—اور نیاز کو بالکل اچھا نہیں لگتا تھا کہ پری ابھی تک اس کے ساتھ ایسا رویا رکھے—نیاز کو ان سب باتوں کے ساتھ امیں کی کھی ہوئی بات بھی یاد آنے لگی

"نیاز صاحب میری بہن ضد کر رہی ہے کہ اسکی بیٹی سے احرار کی شادی کراؤں—"

امیں نے نیاز سے کہا

"لیکن اسکو تو پتا ہے نا احرار کا نکاح پری سے ہو چکا ہے۔۔۔۔۔"

نیاز نے نرمی سے کہا

"اسکا کہنا ہے کہ پری بی بی کو رخصت تو نہیں کریں گے آپ احرار کے ساتھ—نیاز

صاحب چھوٹا منہ بڑی بات—لیکن احرار کو بھی تو اپنا گھر بسانا ہوگا نا کب تک اکیلا رہیگا

اور—اپنی لڑکی بھی ہے—آپا اور میں نے تو بچپن سے ہی اٹکا سوچ رکھا تھا—اب آپ

جیسا کہیں نیاز صاحب—زرا میرے بیٹے کا بھی سوچیں۔ کب تک اکیلا رہے گا۔۔۔۔۔"

امیں نے احتراماً کہا

"بہئی تم پہلے مجھے صاحب بلانا بند کرو—اب ہمارا رشتہ بن چکا ہے—اور تم اپنی جگہ بالکل درست ہو۔۔۔ احرار کو بھی گھر تو بنانا ہی ہوگا—اور تم سے یہ کس نے کہا ہے کہ میں پری کو احرار کے ساتھ رخصت نہیں کروں گا۔۔؟"

نیاز کے بولنے پر امین نے حیرانگی سے اسکو دیکھا

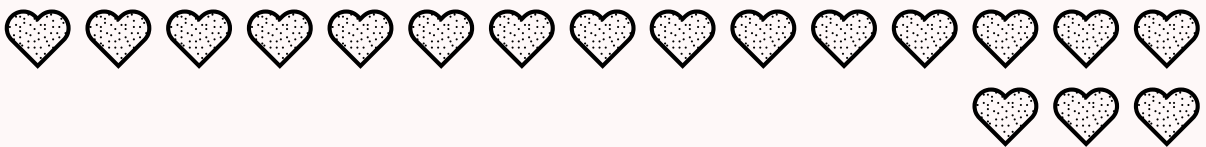
"احرار بہت اچھا لڑکا ہے مجھے بہت پسند ہے—اور جیسی پری کی نیچر ہے اسکو احرار سے زیادہ اچھے سے کوئی نہیں سمجھ سکتا—میں نے کبھی احرار کو خود سے یا پری سے چھوٹا نہیں سمجھا۔ اب تو ماشاء اللہ سے اپنی جاب کرتا ہے اچھا کماتا ہے—پری کا نکاح احرار سے ہوا ہے ظاہر ہے رخصت بھی تو اسی کے ساتھ کروں گا۔۔۔"

"یہ تو آپکا بڑا پن ہے—اب آپ نے کہہ دیا ہے تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا آپکے فیصلے پر۔۔۔ امید کرتا ہوں احرار آپکی امیدوں پر پورا اترے۔۔۔"

امین مسکرا کر کہنے لگا

نیاز اب اسٹڈی میں بیٹھا سب باتوں پر غور کرنے لگا تھا—

اسکو جلد آز جلد کوئی فیصلہ لینا تھا بس اسکو فکر تھی پری کی کہ پری کیسار د عمل دے گی—



"سنا تم نے امین نے کیا کہا؟ رخصت بھی کروائیں گے اس لڑکی کو احرار کے ساتھ۔۔۔۔۔"

شبانہ اپنے کمرے میں موجود تھی اور زویہ کو اپنی اور امین کی فون پر ہونے والی بات بتا رہی تھی۔ زویہ یہ سن کر چونکی

"تم مزاق کر رہی ہو؟۔۔۔۔۔" زویہ کو حیرت کا جھٹکا لگا

"میں بھلا تم سے کیوں مزاق کرنے لگی۔۔۔۔۔"

شبانہ نے منہ بنایا

"مجھے تو یقین تھا کہ یہ رخصتی نہیں ہوگی۔۔۔۔۔ پر یہاں تو سب الٹا ہی ہو رہا ہے۔۔۔۔۔"

زویہ کی آخری آس بھی ٹوٹ گئی تھی

"امین نے بھی ہاں کیسے کی اس نکاح کے لیے۔۔۔۔۔ بچپن سے تمہارا اور احرار کا طے تھا۔۔۔۔۔"

زرا لحاظ نہ کیا اس نے اپنی بڑی بہن کا۔۔۔۔۔"

وہ سیب کا ٹکڑا منہ میں دبائے بولی

"اب تمہارا بھی کہیں اور سوچتی ہوں—اس دن خالہ برکت آئیں تمہیں اپنے بیٹے کا رشتہ
لے کے—کرتی ہوں بات ان سے۔۔۔۔"

زویہ نے یہ سنتے ہی اپنی ماں کو ماں کو چونک کر دیکھا

"میں کہیں اور شادی نہیں کروں گی اماں۔۔۔ تمہیں بھی کوئی ضرورت نہیں رشتہ
ڈھونڈنے کی۔۔۔ اور تمہیں کیا لگتا ہے میں اتنی جلدی ہار مان لوں گی؟۔۔۔ دیکھنا احرار کی
یہ شادی زیادہ دیر نہیں چلے گی۔۔۔۔"

زویہ اعتماد سے کہتی ہوئی وہاں سے جانے لگی

"ہائے ایسا کیا کرے گی تو۔۔۔ او زویہ کچھ ایسا ویسا نا کر دینا۔۔۔۔"

شبانہ چلاتی ہی رہ گئی

